Postal Reg. No. L/P/GDP-1. DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 50

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈیا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈیا 20 ڈالر امریکن

2/ذوالحجہ 1428 ہجری 13/فتح 1386 ہش 13/دسمبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں
خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ ...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

’’...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں ......‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور انکے ہم وغم دور فرما دے۔ اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘

(اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۴۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ 440)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ 443)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یادرکھیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سفیر ہیں اور ہمارا مقصد اس دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقصد کو سمجھتے ہوئے اس کا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے

پس ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنے خدا سے ایسا تعلق پیدا کرنا ھے

کہ اللہ سے ہمارے تعلق کے نتیجہ میں وہ ہمارے حق میں اپنی صفت عزیز اور صفت حکیم کا جلوہ دکھائے

(..........خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۰؍نومبر ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یو کے..........)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىِٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ کی تلاوت کی پھر فرمایا جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ادراک اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ اور جماعت کے قیام کی عملی تصویر بننا اور دنیا میں اس کو قائم کرنا ہے اور اس خدا کی بادشاہت دنیا کے دلوں میں قائم کرنا ہے جس کی زمین و آسمان اور کل کائنات پر رحمتیں برس رہی ہیں۔ فرمایا: اللہ جو تمام کائنات کا بادشاہ ہے اس زمین کی حیثیت اس عظیم کائنات کے مقابل پر صرف ایک ذرّہ کی ہے۔ اس سے اندازہ لگالیں کہ اس زمین پر چلنے والے وہ انسان جو تکبر کرتے ہیں ان کی کیا حیثیت ہوگی۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو اشرف المخلوقات کا مقام دیا اور ہماری پیدائش کا مقصد یہ قرار دیا کہ ہم اس کا عبد بنیں لیکن دنیا اس مقصد پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں اس نے دنیا کے لہو لعب کو ہی اپنا مقصد بنالیا ہے اور شیطان نے ایسے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا کر رکھا ہے لیکن وہ جو اللہ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں اور اس غرض کو یاد رکھتے ہیں کہ اللہ نے بے شمار مخلوق اس زمین پر پیدا کی ہے جو اپنے اپنے رنگ میں اس کی عبادت میں مشغول ہے اس کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ انسان اس کی عبادت کرتا ہے یا نہیں۔ اس نے تو انسانوں کو عقل اور شعور عطا کر کے اور اپنے انبیاء کو بھیج کر انہیں صحیح راستے کی رہنمائی کی ہے اور پھر اچھے اور برے پر عمل کرنے کا اختیار دے دیا ہے کہ جو چاہے خدا کے راستے کو اختیار کرے اور جو چاہے شیطان کے پیچھے بھٹکتا پھرے اور پھر بالآخر انبیاء میں سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آخری شرعی کتاب دے کر مبعوث فرمایا جس کے بعد اب کوئی نیا حکم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی تعلیم کی روشنی میں آئے ہیں اور آپ کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں بھیجا گیا ہے تاکہ آپ دنیا کو معبود حقیقی کی پہچان کروائیں۔ اور خدا اور اس کے مخلوق کے درمیان تعلق قائم کریں۔ اب ہم میں سے ہر ایک کا یہی کام ہے کہ اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ تب ہی ہم اللہ کی بادشاہت کو زمین پر قائم کرنے والے ہونگے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صفت باری تعالیٰ "عزیز" کی روشنی میں اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ اپنے عزیز ہونے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ میں انبیاء کے مخالفین کو ان کی توہین کی سزا دیتا ہوں اور پکڑتا ہوں اور ان کا نام و نشان تک مٹا دیتا ہوں اور ان کے مخالفین عبرت کا نشان بن جاتے ہیں اور اپنے نبی کی حفاظت کا انتظام کرتا ہوں اور اگر مخالفین میں سے کسی کو محفوظ کیا تو اس کو بھی عبرت کا نشان بنا دیا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر فرعون تھا جو خدا بنتا پھرتا تھا لیکن موت کو سامنے دیکھ جب اس نے معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تمہارا وقت ختم ہوگیا اب تمہاری لاش محفوظ رہے گی جو عبرت کا نشان بنی رہے گی۔ پس یہ انجام اس غالب خدا نے کسی بندے کے ذریعہ تو نہیں کرایا تھا یہ انجام تو اس پانی کی وجہ سے تھا جس کا چڑھنا اور اترنا خدا کے حکم سے تھا۔ پس یاد رکھو اللہ کو اپنی عبادت اپنی بادشاہت کے قیام کے لئے نہیں بلکہ بندوں کو جزا دینے کے لئے ہے۔ پھر دیکھیں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے کیا سلوک کیا۔ جسے خدا تعالیٰ نے تمام دنیا میں اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ ایک یتیم بچہ جو بچپن سے خاموش رہنے والا تھا لیکن اللہ نے اس پر نظر ڈالی کیونکہ وہ سب سے بڑا عابد تھا۔ انسانوں میں اللہ کی صفات کا اگر کوئی پرتوہ ہے تو یہ انسان کامل ہے۔ کیا کیا ظلم آپ پر نہیں کئے گئے لیکن فتح مکہ اس بات پر گواہ ہے کہ وہ خدا جس کے حضور آپ جھکتے تھے وہی غالب آیا اور کفار مکہ کے وہ بت جن کی تعداد ۳۶۰ سے بھی زیادہ تھی کچھ کام نہ آسکے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: "قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّاؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (سورۃ سبا: ۲۸) یعنی تو کہہ دے کہ مجھے وہ دکھاؤ تو سہی جنہیں تم نے شرکاء کے طور پر اس کے ساتھ ملا دیا ہے ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی اللہ ہے جو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

پس فتح مکہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عرب کے وسیع علاقے میں بلکہ باہر بھی اسلام کا پھیل جانا اس معبود حقیقی کے عزیز ہونے کا بڑا روشن نشان ہے۔ جس کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی اور کرائی اور پھر وہ ایک دنیا میں اللہ کی بادشاہت قائم کرنے والے بن گئے اور وہ شریک جو کفار نے بنا رکھے تھے وہ ان کے کچھ کام نہیں آسکے غلبہ تو اس عزیز خدا کو ملا جس کی عبادت میں حکمت ہے۔ بتوں کی عبادت میں بھلا کیا حکم ہو سکتی ہے اگر ہے تو دکھاؤ لیکن نہیں دکھا سکو گے۔

قرآن مجید کی سنہری تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر صدی میں مجدد پیدا فرمائے اور پھر اللہ ہی کی بشارت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے آپ کے ابتدائی زمانہ کو دیکھیں کہ اپنے گھر والوں کی بھی آپ عدم توجہی کا شکار تھے اس لئے کہ آپ نے صرف اور صرف معبود حقیقی سے ہی لو لگائی ہوئی تھی۔ یہی کمزور شخص جب اس معبود حقیقی کا عبد بنا تو تمام دنیا نے اس کے علم و عرفان اور معزانہ کلام کے وہ نظارے دیکھے کہ ایک دنیا حیران ہوگئی۔ کئی عرب آپ کا عربی کلام پڑھ کر مجھے خط لکھتے ہیں کہ یہ کلام کسی خدا کے کسی خاص بندے کا ہی سکتا ہے۔ پس ہمیں یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اس عرب کے فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں اور لاکھوں مردے زندہ کر دیئے۔ اور آج بھی اس فانی فی اللہ کے عاشق صادق کی دعائیں ہی ہیں جو جماعت کی ترقی کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ اور ہم مفت میں خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنے والے کہلا رہے ہیں اور یاد رکھیں ہم اس وقت تک یہ پھل کھاتے رہیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کا عبد بنے رہیں گے۔

یاد رکھو حقیقی باخلاق وہی ہے جو ظاہری اخلاق سے ترقی کر کے معبود حقیقی کی پہچان کر لیتا ہے۔ معبود حقیقی کی بادشاہت تب قائم ہوگی جب نیکی اور تقویٰ قائم ہوگا۔ پس اس زمانہ میں بھی باخدا اور بااخلاق بننے والے وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے آپ کے حقیقی حسن کو پرکھا اور دیکھا ہے۔ پس اس مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی کو اس اصل کو پکڑنا چاہئے کہ ہماری کامیابی چاہے ذاتی ہو یا جماعتی، اس کا راز صرف اور صرف عبادت الٰہی میں ہے۔ فرمایا جو آیت خطبہ کے شروع میں میں نے تلاوت کی تھی اس آیت کا ترجمہ یوں ہے: یعنی "اللہ انصاف پر قائم رہتے ہوئے شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اہل علم بھی (یہی شہادت دیتے ہیں) کوئی معبود نہیں مگر وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے۔ نہ اس کے خلق سے اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا۔ اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا، احسان والا، اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں"

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ہمیں اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنے خدا سے ایسا تعلق پیدا کرنا ہے کہ اللہ سے ہمارے تعلق کے نتیجہ میں وہ ہمارے حق میں اپنی صفت عزیز اور صفت حکیم کا جلوہ دکھائے۔ یاد رکھیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سفیر ہیں اور ہمارا مقصد اس دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقصد کو سمجھتے ہوئے اس کا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

عزیز خدا تعالیٰ کا نام ہے جو کاملیت اور جامعیت کے لحاظ سے صرف خدا تعالیٰ پر ہی صادق آتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تمام عزتیں منسوب ہیں۔ وہی ہے جو اپنے پر ایمان لانے والوں اور اپنے رسول کو طاقت و قوت عطا فرماتا ہے جو ان کے غلبہ کا موجب بنتی ہے۔ پس اس غالب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق جوڑنا ہی ایک انسان کو قوت و طاقت عطا فرماتا ہے۔

ہمارا کام یہ ہے کہ جہاں اپنے ایمان کی مضبوطی اور ثبات قدم کے لئے اس خدا کے حضور جھکیں وہاں ان ظلموں سے بچنے اور فتح کے نظارے دیکھنے کے لئے بھی اس قوی اور عزیز خدا کو ہی پکاریں جو اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سچے کرتا آیا ہے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْعَزِیْز کے مختلف معانی کا تذکرہ)

پاکستان کے لئے دعا کی تحریک جہاں سیاستدانوں نے اپنی سیاست چمکانے اور جھوٹی اَناؤں اور عزتوں کے لئے پوری قوم اور ملک کو داؤ پر لگایا ہوا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -- فرمودہ 19/ اکتوبر 2007ء بمطابق 19/ اخاء 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا۔ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ۔ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ (فاطر:11)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو بھی عزت کے خواہاں ہیں، پس اللہ ہی کے تصرف میں سب عزت ہے، اسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ لوگ جو بُری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے، ان کا مکر ضرور اکارت جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت عزیز ہے، جس کا قرآن کریم میں قریباً سَو دفعہ بیان ہوا ہے۔ یہ بیان مختلف آیات میں مختلف مضامین کے ساتھ اور ایک آدھ بار کے علاوہ دوسری صفات کے ساتھ مل کر ہوا ہے۔ اس صفت کے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے اہل لغت نے جو مختلف معانی کئے ہیں وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

مفردات امام راغب مین لکھا ہے کہ اَلْعَزِیْز وہ جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو۔ یعنی جو دوسروں کو دبا لے اور اُسے کوئی دبا نہ سکے، اس پر غلبہ نہ پا سکے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

پھر امام راغب نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (المنافقون:9) اس کا ترجمہ ہے اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو ہی حاصل ہے۔

عزت کا مطلب بھی قوت، طاقت اور غلبہ ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ وہ عزت جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کو حاصل ہے یہی ہمیشہ باقی رہنے والی دائمی اور حقیقی عزت ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا، اس کے معنی ہیں کہ جو شخص معزز بننا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے عزت حاصل کرے۔ کیونکہ سب قسم کی عزت خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

امام راغب قرآنی آیات کے حوالے سے ہی عموماً معانی بیان کرتے ہیں۔

پھر لسان العرب میں اس کے معنی یوں بیان ہوئے ہیں۔ اَلْعَزِیْزُ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ زُجاج کہتے ہیں کہ عزیز وہ ذات ہے جس تک رسائی ممکن نہ ہو اور کوئی شے اسے مغلوب نہ کر سکتی ہو۔

بعض کے نزدیک اَلْعَزِیْز وہ ذات ہے جو قوی ہو اور ہر ایک چیز پر غالب ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اَلْعَزِیْز وہ ذات ہے جس کی کوئی مثل نہیں۔ اَلْمُعِزّ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے اور وہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عزت عطا کرتا ہے۔ اَلْعِزُّ ذلّت کے مقابلے پر عزت استعمال ہوتا ہے اَلْعِزُّ کا اصل مطلب قوت، شدت اور غلبہ ہے، اَلْعِزُّ وَالْعِزَّةُ کے معانی ہیں اَلرِّفْعَةُ وَالْاِمْتِنَاعُ۔ وہ بلندی کہ جس تک رسائی نہ ہو سکے۔

اس ساری وضاحت کا خلاصہ یہ نکلا کہ عزیز خدا تعالیٰ کا نام ہے جو کاملیت اور جامعیت کے لحاظ سے صرف خدا تعالیٰ پر ہی صادق آتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تمام عزتیں منسوب ہیں۔ وہی ہے جو اپنے پر ایمان لانے والوں اور اپنے رسول کو طاقت و قوت عطا فرماتا ہے جو ان کے غلبہ کا موجب بنتی ہے۔ پس اس غالب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق جوڑنا ہی ایک انسان کو قوت و طاقت عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ قرآن کریم میں تقریباً سَو جگہ مختلف مضامین اور حوالوں کے تحت اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا ذکر ہے۔ اس بارے میں بعض مفسرین نے بعض آیات کی جو تفسیریں کی ہیں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں تا کہ اس کے مزید معنی کھل سکیں۔

علامہ فخر الدین رازی اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ (سورۃ صٓ:10) کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ ”عزیز کی صفت بیان کر کے یہ واضح کیا گیا ہے کہ نبوت کا منصب ایک عظیم منصب اور ایک بلند مقام ہے اور اس کو عطا کرنے پر قادر ہستی کے لئے ضروری ہے کہ عزیز ہو یعنی کامل قدرت رکھنے والی ہستی ہو اور وھاب ہو یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والی ہو اور اس مقام پر فائز صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کامل قدرتوں والا اور کامل الجود ہے۔ (یعنی سخاوت اور بخشش کرنے والا ہے۔)

(تفسیر کبیر امام رازی تفسیر سورۃ ص زیر آیت نمبر 10)

یہ آیت جس کی علامہ رازی نے وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز بیان کی ہے یہ اصل میں کافروں کے اس سوال کے جواب میں ہے جو اس آیت سے پہلی آیت میں بیان ہوا ہے جب کافروں نے کہا تھا کہ ءَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا (سورۃ صٓ:9) کیا ہماری ساری قوم میں سے اسی پر ذکر نازل ہوا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرا ربّ جو غالب اور بخشنہار ہے کیا اس کی رحمت کے خزانے انہی کافروں کے پاس ہیں جسے چاہے یہ دیں، جسے چاہیں نہ دیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ہمارے جیسا شخص ہے اس پر کس طرح نبوت اتر سکتی

ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت کے خزانے تمہارے پاس نہیں ہیں بلکہ مَیں جو غالب اور تمام قدرتوں والا ہوں،مَیں ہی جسے چاہے خزانے دیتا ہوں۔تم تو میری مخلوق ہو۔تکبر کس بات کا ہے؟ پس اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے، اپنی رحمت کے خزانوں میں سے دیتا ہے اور نبوت کا انعام اسے ہی دیتا ہے جس کے لئے سمجھتا ہے کہ یہ بہترین طور پر اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس پیغام کو پہنچائے گا۔

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی یہی اعترض ہوتا ہے۔عیسائی، مسلمان کئی ہیں جو یہ اعتراض کرتے ہیں، مسلمانوں میں سے تو اکثریت ہے جنہوں نے قبول نہیں کیا ان کا یہی اعتراض ہے کہ مسیح و مہدی ایک عام آدمی؟ یہ الہام اور یہ نبوت کا مقام مرزا غلام احمد قادیانی کو کس طرح مل گیا؟ کیا اس عام آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مسیح ومہدی بنانا تھا؟

ایک عیسائی عورت نے بھی جرمنی میں مجھ سے ایک سوال کیا کہ دُور دراز پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں کے ایک شخص کو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنا دیا، یہ کس طرح ہو گیا، جس کا پیغام بھی باہر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چھوٹی سی جگہ ہے، اس زمانے میں کوئی ذرائع نہیں تھے۔تو مَیں نے اس سے یہی کہا تھا کہ جواب تمہارے سوال میں ہی آ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جب اپنی رحمت کا خزانہ کھولا تو اس پیغام کے پہنچانے کے لئے انتظام بھی کر دیا۔ آج جرمنی میں بھی تم یہ پیغام سن رہی ہو۔تمہیں بھی یہ پیغام پہنچ گیا ہے۔دنیا کے 189 ممالک میں یہ پیغام پہنچ گیا ہے۔تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مقام بخشا گیا جو غالب ہے، جو سب عزتوں کا مالک ہے، جو اپنے پیاروں کو غلبہ عطا فرماتا ہے بلکہ اس سے منسلک مومنین کی جماعت سے بھی وعدہ ہے کہ غلبہ عطا فرمائے گا۔عرب کہتے ہیں کہ عرب سے باہر مسیح ومہدی کس طرح ہو سکتا ہے؟ باقی دنیا میں بسنے والے مسلمان کہتے ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ پنجابی کس طرح مسیح ومہدی ہو سکتا ہے؟ حدیثوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ یہ نشانیاں پوری نہیں ہوئیں، ظاہری معنوں کو دیکھتے ہیں۔اس پیغام پر غور نہیں کرتے جو احادیث میں بیان ہوا ہے۔پس اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کر کے فرمایا کہ پہلے انبیاء سے بھی یہ سوال ہوا تھا۔آنحضرت ﷺ سے بھی یہی سوال ہوا اور ظاہر ہے جب آپؐ کے عاشق صادق نے مبعوث ہونا تھا، تب بھی یہی سوال ہونا تھا۔اس لئے مسلمانوں کو ہوشیار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں عزیز ہوں، مَیں وہاب ہوں۔تم لوگ جو قرآن کریم پڑھنے والے ہو اس بات پر غور کرو۔رحمت کے خزانوں کا بھی مَیں مالک ہوں، تم نہیں۔جس کو مسیح ومہدی بنانے کے لئے مَیں نے مناسب سمجھا، بنا دیا۔قرآن میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بیان فرما دیا کہ جب آئندہ کبھی موقع آئے تو اس پر غور کرو تا کہ تمہیں ٹھوکر نہ لگے۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ پیغام کو سمجھنے والے بنیں۔

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دی کہ جس پر اپنی رحمت اتارتا ہوں، جسے انعام سے نوازتا ہوں، پھر اس کی مدد بھی کرتا ہوں۔اور مدد کرنے اور فتح دینے کا اعلان بھی صفت عزیز کے تحت بڑے زوردار طریق سے فرمایا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (المجادلہ:22)۔

امام فخر الدین رازی اس آیت کی تفسیر کے تحت بیان کرتے ہیں کہ ’’ افضل طور پر تمام رسولوں کا غلبہ حجت اور دلائل سے متعلق ہے سوائے اس کے کہ ان میں سے بعض نے دلائل کے غلبے کے ساتھ تلوار کا غلبہ بھی شامل کر دیا لیکن بعض انبیاء کے ساتھ یہ صورتحال نہیں۔اس کے بعد فرمایا ’’ قَــوِیٌّ کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی نصرت کرنے کی قوت رکھتا ہے اور وہ عزیز یعنی غالب ہے اور کوئی اسے اپنی مراد کے حصول سے روک نہیں سکتا کیونکہ اس کے سوا سب ممکن الوجود ہیں اور اللہ واجب الوجود ہے‘‘۔یعنی باقی سب تو مخلوقات ہیں، ان کا وجود ممکن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وجود حق ہے، ہمیشہ سے ہے اور جو واجب الوجود ہے وہ ممکن الوجود پر غالب ہوتا ہے۔(تفسیر کبیر امام رازی تفسیر سورۃ المجادلہ زیر آیت 22)

پھر روح المعانی میں کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ کے تحت علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی لکھتے ہیں کہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی حجت اور تلوار یا اس کے متبادل کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ غالب آئیں گے۔رسولوں کے غلبہ میں یہ بات کافی ہے کہ حجت کے علاوہ ان رسولوں کے زمانے میں ان کی حقانیت ثابت ہو جائے۔اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے دشمنوں کو مختلف قسم کے عذابوں سے ہلاک فرما دیا۔جیسے قوم نوحؑ، قوم صالح اور قوم لوط وغیرہ اور ہمارے نبی ﷺ کے مخالفین کو جنگ کے ذریعہ سے ہلاک کیا۔اگر چہ ان جنگوں کے نتائج بعض دفعہ (ڈول کی طرح) ناموافق بھی رہے لیکن انجام کار آنحضرت ﷺ کو ہی غلبہ حاصل ہوا۔اسی طرح آپؐ کے بعد آپ کے متبعین کے ساتھ بھی یہی سلوک ہے (لیکن ایک شرط کے ساتھ) جب ان کا جہاد رسولوں کے جہاد کی طرح خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ملک، سلطنت اور دنیاوی اغراض کے لئے نہ ہو تو ایسے مجاہدین غالب اور منصور رہیں گے۔تاہم بعض مفسرین نے صرف دلائل کا غلبہ ہی مراد لیا ہے‘‘۔لیکن یہ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی تفسیر سورۃ المجادلہ زیر آیت نمبر 22)

تو یہ جہاد کی جو اغراض بتائی گئی ہیں یہ اغراض آج تلوار سے جہاد کرنے والوں پر پوری نہیں اتر رہیں۔ اسی لئے غلبہ بھی نہیں مل رہا۔خدا کی صفت قوی اور عزیز میں تو کمی واقع نہیں ہوئی۔تو صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے عمل میں کمی واقع ہوئی ہے۔نیتوں میں فتور ہے۔اس لئے نتیجہ موافق نہیں نکل رہا۔

ابو محمد عبداللہ قرطبی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو دلائل کے ساتھ بھیجا اور وہ دلائل کے ساتھ غالب آئے۔تو یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے یہ دلائل کی جنگ کا زمانہ ہے اور مسیح موعود کی جماعت یہ جنگ ان براہین اور دلائل سے لڑ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کو عطا فرمائے تھے۔زمین کے کناروں سے لوگ اس مرکز کی طرف آہستہ آہستہ جمع ہو رہے ہیں جس کو دلائل کی تلوار دی گئی، جو اسلام کے محاسن ایسے خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے کہ دل گھائل ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی الہاماً یہ فرمایا تھا ’’ کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ‘‘۔ (یعنی) خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر کر رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آ پڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہوں گے اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے۔مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ (تذکرہ صفحہ 317ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اور پھر یہ الہام بھی ہوا اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ کہ وہ قوی اور غالب ہے۔

لیکن یہ بھی واضح فرما دیا جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے کہ یہ غلبہ اور فتح جنگ اور قتال کے ذریعے سے نہیں ہوگی بلکہ دلائل کا جہاد ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی سے غلبہ ملے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) یعنی خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء (ﷺ) کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت ﷺ تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ جس زمانے میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اس زمانے میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے‘‘ اور فرمایا کہ ’’ اِس وقت (جب آپ نے یہ لکھا تھا) خدا تعالیٰ کے فضل سے 70 ہزار کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہنچ گیا ہے جو نہ میری کوشش سے ’’اتنی تعداد ہوئی ہے‘‘ بلکہ اس ہوا کی تحریک سے جو آسمان سے چلی ہے میری طرف دوڑے ہیں۔اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلے کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے۔یہاں تک کہ حُکّام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں، خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا اور ہزارہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے اور مخالفانہ منصوبوں کے لئے کمیٹیاں کیں۔مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔کیا کوئی نذیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے۔مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں‘‘۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18صفحہ379-384)

پس یہ تعداد جو بڑھ رہی ہے اور آج دنیا کے 190 کے قریب ملکوں میں جماعت احمدیہ پھیل گئی ہے۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750فون ریلوے روڈ
00-92-476212515فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

یہ اللہ تعالیٰ کے اسی وعدے کے مطابق ہے جو طاقتور ہے اور جن پر اپنی رحمت کا انعام نازل فرماتا ہے انہیں پھر غلبہ بھی عطا فرماتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ یہ اعتراض ہو کہ ایک عام آدمی کو کس طرح مقام مل گیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر غور کرنا چاہئے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں بھی یہ پیغام پہنچائیں اور یہ پیغام پہنچانے کا فریضہ احسن رنگ میں سرانجام دینا چاہئے۔

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ میرے ساتھ آپ کا مقابلہ تقویٰ سے بعید ہے کیونکہ آپ لوگوں کی دستاویز صرف وہ حدیثیں ہیں جن میں سے کچھ موضوع اور کچھ ضعیف اور کچھ ان میں سے ایسی ہیں جن کے معنی آپ لوگ سمجھتے نہیں۔ مگر آپ کے مقابل پر میرا دعویٰ علیٰ وجہ البصیرت ہے اور جس وحی نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح موعود یہی عاجز ہے، اس پر مَیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ مَیں قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں اور یہ ایمان صرف حسن اعتقاد سے نہیں بلکہ وحی الٰہی کی روشنی نے جو آفتاب کی طرح میرے پر چمکی ہے یہ ایمان مجھے عطا فرمایا ہے۔ جس یقین کو خدا نے خارق عادت نشانوں کے تواتر اور معارف یقینیہ کی کثرت سے اور ہر روزہ یقینی مکالمہ اور مخاطبہ سے انتہا تک پہنچا دیا ہے اس کو مَیں کیونکر اپنے دل میں سے باہر نکال دوں۔ کیا مَیں اس نعمتِ معرفت اور علم صحیح کو ردّ کر دوں جو مجھ کو دیا گیا ہے یا وہ آسمانی نشان جو مجھے دکھائے جاتے ہیں مَیں ان سے منہ پھیر لوں یا مَیں اپنے آقا اور اپنے مالک کے حکم سے سرکش ہو جاؤں، کیا کروں؟ مجھے ایسی حالت سے ہزار دفعہ مرنا بہتر ہے کہ وہ جو اپنے حسن و جمال کے ساتھ میرے پر ظاہر ہوا ہے مَیں اس سے برگشتہ ہو جاؤں۔ یہ دنیا کی زندگی کب تک؟ اور یہ دنیا کے لوگ مجھ سے کیا وفاداری کریں گے تا مَیں ان کے لئے اس یار عزیز کو چھوڑ دوں۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ میرے مخالفوں کے ہاتھ میں محض ایک پوست ہے جس میں کیڑا لگ گیا ہے۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ مَیں مغز کو چھوڑ دوں اور ایسے پوست کو مَیں بھی اختیار کر لوں۔ مجھے ڈراتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں لیکن مجھے اُسی عزیز کی قسم ہے جس کو مَیں نے شناخت کر لیا ہے کہ مَیں ان لوگوں کی دھمکیوں کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ مجھے اس کے ساتھ غم بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ دوسرے کے ساتھ خوشی ہو۔ مجھے اس کے ساتھ موت بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ اس کو چھوڑ کر لمبی عمر ہو۔ جس طرح آپ لوگ دن کو دیکھ کر اس کو رات نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح وہ نور جو مجھ کو دکھایا گیا مَیں اس کو تاریکی نہیں خیال کر سکتا اور جبکہ آپ اپنے ان عقائد کو چھوڑ نہیں سکتے جو صرف شکوک اور توہمات کا مجموعہ ہے تو مَیں کیونکر اس راہ کو چھوڑ سکتا ہوں جس پر ہزار آفتاب چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیا مَیں مجنون یا دیوانہ ہوں کہ اس حالت میں جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے روشن نشانوں کے ساتھ حق دکھا دیا ہے پھر بھی مَیں حق کو قبول نہ کروں۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہزارہا نشان میرے اطمینان کے لئے میرے پر ظاہر ہوئے جن میں سے بعض کو مَیں نے لوگوں کو بتایا اور بعض کو بتایا بھی نہیں اور مَیں نے دیکھا کہ یہ نشان خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور کوئی دوسرا بجز اس وحدہ لاشریک کے ان پر قادر نہیں اور مجھ کو ماسوا اس کے علم قرآن دیا گیا اور احادیث کے صحیح معنے میرے پر کھولے گئے۔ پھر مَیں ایسی روشن راہ کو چھوڑ کر ہلاکت کی راہ کیوں اختیار کروں؟ جو کچھ مَیں کہتا ہوں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں اور جو کچھ آپ لوگ کہتے ہیں وہ صرف ظن ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (النجم:29) اور اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک اندھا ایک اونچی نیچی زمین میں تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ کہاں قدم پڑتا ہے۔ سو مَیں اس روشنی کو چھوڑ کر جو مجھ کو دی گئی ہے تاریکی کو کیونکر لے لوں جبکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ خدا میری دعائیں سنتا اور بڑے بڑے نشان میرے لئے ظاہر کرتا اور مجھ سے ہمکلام ہوتا اور اپنے غیب کے اسرار پر مجھے اطلاع دیتا ہے اور دشمنوں کے مقابل پر اپنی قوی ہاتھ کے ساتھ میری مدد کرتا ہے اور ہر میدان میں مجھے فتح بخشتا ہے اور قرآن شریف کے معارف اور حقائق کا مجھے علم دیتا ہے تو مَیں ایسے قادر اور غالب خدا کو چھوڑ کر اس کی جگہ کس کو قبول کر لوں۔ مَیں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں کہ خدا وہی قادر خدا ہے جس نے میرے پر تجلّی فرمائی اور اپنے وجود سے اور اپنے کلام اور اپنے کام سے مجھے اطلاع دی اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ قدرتیں جو مَیں اس سے دیکھتا ہوں اور وہ علم غیب جو میرے پر ظاہر کرتا ہے اور وہ قوی ہاتھ جس سے مَیں ہر خطرناک موقع پر مدد پاتا ہوں وہ اسی کامل اور سچے خدا کے صفات ہیں جس نے آدم کو پیدا کیا اور جو نوح پر ظاہر ہوا اور طوفان کا معجزہ دکھلایا۔ وہ وہی ہے جس نے موسیٰ کو مدد دی جبکہ فرعون اس کو ہلاک کرنے کو تھا۔ وہ وہی ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سید الرسل کو کافروں اور مشرکوں کے منصوبوں سے بچا کر فتح کامل عطا فرمائی اسی نے اس آخری زمانے میں میرے پر تجلّی فرمائی''۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 296-298)

پس یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عزیز خدا کا اپنے ساتھ سلوک کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان اور اس اعلان کے بعد جو آپ نے مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا آپ کئی سال زندہ رہے اور چیلنج بھی دیا۔ کوئی مخالف آپؑ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکا اور کسی مخالف کا کوئی حربہ بھی آپؑ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا۔ کیونکہ یہ اس سچے خدا کا آپؑ سے وعدہ تھا جو اپنے فضل سے جب اپنا انعام اتارتا ہے تو اس کے پھر بہترین نتائج بھی پیدا فرماتا ہے۔ اپنے غالب اور قوی ہونے کا ثبوت بھی دیتا ہے۔ آج دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی انہی باتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لیکن دشمن پہلے بھی انبیاء کی جماعتوں کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں لگے رہے اور آج بھی لگے ہوئے ہیں اور جہاں بھی موقع ملتا ہے احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مختلف جگہوں سے کبھی مار دھاڑ، کبھی دوسرے ظلموں کی اور کبھی اِکّا دُکّا احمدیوں کی شہادتوں کی خبریں بھی آتی ہیں۔ لیکن آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی پیروی کرنے والوں کے ایمانوں کو یہ دھمکیاں اور یہ ظلم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ ان کے ایمانوں کے پایۂ ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئے گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ جہاں اپنے ایمان کی مضبوطی اور ثبات قدم کے لئے اس خدا کے حضور جھکیں وہاں ان ظلموں سے بچنے اور فتح کے نظارے دیکھنے کے لئے بھی اُس قوی اور عزیز خدا کو ہی پکاریں جو اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سچے کرتا آیا ہے اور سچے مومنوں سے بھی اس کا یہی وعدہ ہے کہ ان کو بھی غلبہ عطا فرمائے گا۔ وہ آج بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی غلبہ کو سچ کر کے دکھائے گا، بلکہ دکھا رہا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری کامیابی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑے رہنے سے ہی مقدر ہے۔ تمام عزتیں اب زمانے کے امام کے ساتھ رہنے سے ہی ملنی ہیں۔ کیونکہ یہی ہے جو آنحضرت ﷺ کا غلامِ صادق ہے اور اس کے ساتھ جڑنا آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق جوڑنا ہی ہے۔ پس اس مسیح و مہدی کے ساتھ حقیقی تعلق ہی اعمال کی بلندیوں پر بھی لے جانے والا ہوگا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج بعض جگہ احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں، ان کو بعض جگہ بڑی بے دردی سے ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے یا شہید کیا جاتا ہے۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانیاں ان کا مقام اونچا کرنے والی ہیں اور دشمن کی تدبیریں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اکارت جانے والی ہیں۔ آخرکار اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے مسیح کے غلبہ کو دیکھیں گے اور ذلت کا سامنا کریں گے اور اللہ کہتا ہے کہ بعد میں بھی، اگلی زندگی میں بھی، اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے اندر آئیں گے۔

پس ہمارا کام یہ ہے کہ حتی الوسع کوشش کریں کہ ایسے ظالموں کے پنجوں سے اُن معصوم لوگوں کو چھڑانے کی کوشش کریں اور انہیں قوی و عزیز خدا کی پناہ میں لانے کی کوشش کریں جو غلط فہمیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کو اِس جال سے نکال کر قوی و عزیز خدا کے ساتھ ان کا حقیقی تعلق جوڑنے کی کوشش کریں۔ وہی ہے جو عزت اور غلبہ دینے والا خدا ہے اور اس کے ساتھ جڑے بغیر اب کوئی نجات کا دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنا یہ فرض بھی ادا کرنے والے بنیں۔

پاکستان کے لئے بھی دعا کے لئے مَیں کہنا چاہتا ہوں۔ سیاستدانوں نے اپنی سیاست چمکانے اور جھوٹی اناؤں اور عزتوں کے لئے پوری قوم اور ملک کو داؤ پر لگایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے اور بجائے سیاست کھیلنے کے لوگوں کے لئے ان کے اندر ہمدردی اور رحم کے جذبات ابھریں اور وہ بھی قوم پر رحم کریں۔ بلاوجہ سینکڑوں آدمیوں کو ذرا ذرا سی بات پر اپنی اَناؤں کی خاطر مروا رہے ہیں۔ کل ہی ایک جلوس میں جو خوفناک طور پر بم پھٹے ہیں اس میں سینکڑوں آدمی مر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سیاستدانوں کو بھی عقل دے اور لوگوں کو بھی عقل دے کہ وہ ان لوگوں کے جال سے نکلنے کی کوشش کریں۔

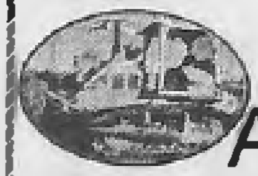
Syed Bashir Ahmed
Proprietor

Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R). (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

پاکستان کے حکمرانوں، سیاستدانوں، اہل فکرو دانش اور عوام کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض انتباہات

جن کی صداقت پر آج سارا ملک گواہ ہے

قسط اوّل

﴿اپریل 1984ء میں پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کی روزمرہ کی زندگی کو قانون کی نظر میں جرم بنا ڈالا۔اس کی رو سے اگر احمدی اسلامی شعائر کا استعمال کرتے ہیں تو انہیں قید اور جرمانے کی سزائیں دی جانے لگیں۔احمدیہ مساجد اور دیگر عمارات سے کلمہ طیبہ اور قرآنی عبارات کو مٹایا جانے لگا۔احمدیوں کے سینوں سے کلمہ طیبہ کے بیج نوچے جانے لگے۔سینکڑوں احمدیوں کو کلمہ طیبہ کی محبت کے جرم میں جیلوں میں ڈالا گیا اور ان پر کئی قسم کا تشدد کیا گیا۔کئی احمدی شہید ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان نہایت درجہ ظالمانہ حرکتوں پر بڑے ہی درد کے ساتھ اور دلی ہمدردی کے ساتھ بار بار اہل پاکستان کو خدا کے عذاب سے ڈرایا اور ایسی حرکتوں سے باز نہ آنے کی صورت میں ملکی حالات کی شدید ابتری سے خبردار فرمایا۔ذیل میں آپ کے ایسے بعض منتخب ارشادات ہدیۂ قارئین ہیں۔ان کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ آپ نے جن خطرات کی نشاندہی فرمائی تھی کس طرح آج ان تمام خطرات نے ملک کو گھیر رکھا ہے۔اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَار۔(مدیر الفضل انٹرنیشنل)﴾

1984ء کے بعض انتباہات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 رمئی 1984ء میں فرمایا:

❁......" خطرہ یہ ہے کہ اس وقت جو حالات ہیں اس کے نتیجہ میں اگر سابقہ تقدیر خدا کی چلے تو قوم پر بڑے ہی عذاب کے دن آنے والے ہیں۔بہت ہی دکھ کے دن مقدر معلوم ہوتے ہیں۔سابقہ اللہ کی تقدیر تو یہی ہے کہ جو مخالفت کی گئی، جو بدارادے لے کر لوگ اٹھے وہ ان پر الٹائے گئے۔فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ۔اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر:14-15)۔فَصَبَّ عَلَیْهِمْ میں جو الٹانے کا نقشہ ہے وہ ہم نے اپنی آنکھوں سے بار ہا پورا ہوتے دیکھا ہے۔ہر وہ کوشش جو جماعت کے خلاف کی گئی ہے بعینہٖ برعکس نتیجہ لے کر مخالفین کے خلاف ظاہر ہوئی۔اس لئے اب جو کوششیں ہیں وہ بہت ہی زیادہ گندی اور ناپاک ہیں۔حالت یہ ہے کہ وہ لوگ جو وطن بنانے والے تھے، جو صف اوّل کے شہری تھے ان کو اپنے ہی وطن میں بے وطن کر دیا گیا ہے۔اگر یہ حالت تبدیل نہ ہوئی تو ناممکن ہے کہ یہ سزا اس قوم کو نہ ملے جو مظلوموں اور معصوموں کو یہ سزا دے رہی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مئی 1984ء)

یکم جون 1984ء کے خطبہ جمعہ میں آپؒ نے فرمایا:

❁......" سزا کا دور ابھی ان کے لئے باقی ہے اور اللہ تعالیٰ سزا میں ڈھیل تو کر دیتا ہے لیکن خدا کے ہاں اندھیر بہر حال نہیں ہے۔وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ (الاعراف:184) کا قانون لازماً چلتا ہے۔اس سے کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو کسی قوم کو اس وقت بچا سکے جب خدا اس کی پکڑ کا ارادہ کر لے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون 1984ء)

3/اگست 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

❁......"مَیں بڑی شدت سے کہتا ہوں کہ ہم لازماً جیتیں گے۔کیوں کہتا ہوں؟ اس لئے کہ اب یہ محمد مصطفیٰ ؐ پر حملہ کر رہے ہیں۔یہ قرآن پر حملہ کر رہے ہیں۔جس تعلیم سے ہمیں روکتے ہیں وہ قرآن کی تعلیم ہے۔جس سنت سے ہمیں باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ محمد مصطفیٰ ؐ کی سنت ہے۔ان دونوں چیزوں کی خدا سب سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔ناممکن ہے کہ قرآن پر حملہ کرنے سے ان کو خالی چھوڑ دے اور سنت محمد مصطفیٰ ؐ پر حملہ کرنے سے ان کی باز پُرس نہ فرمائے۔اس لئے ان کا معاملہ تو خدا سے براہ راست ٹکر کا معاملہ بن چکا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ اگست 1984ء)

17/اگست 1984ء کو فرمایا:

❁......"مَیں نے بار بار متنبہ کیا ہے اس کے بعد خدا کی تقدیر لازماً دخل دیا کرتی ہے۔جب دین سے اس قسم کے تمسخر شروع ہو جائیں اور دین کی طرف منسوب ہونے والے اپنے دین پر ہی ظلم کی حد کر رہے ہوں اور اسلام کے ایسے خوفناک حلیے بنا کر پیش کر رہے ہوں کہ جو دنیا میں پہلے مسلمان ہونے کا فیصلہ کرنے والا تھا وہ بھی توبہ کر کے واپس بھاگ جائے تو پھر یہ سوچ لینا کہ خدا کی تقدیر ہاتھ نہیں ڈالے گی، بڑی غلطی ہے۔وہ ایسی صورت میں ضرور ہاتھ ڈالا کرتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ اگست 1984ء)

7/ستمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں شرعی عدالت کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......"شرعی عدالت نے یہ جو فیصلہ دیا ہے اس کے لئے وہ خدا کے سامنے تو جوابدہ ہے ہی۔اس فیصلہ کی بناء پر اب قیامت تک شرعی عدالتوں کا اعتبار کسی کو نہیں ہوگا اور شرعی عدالت کی جو بیان کردہ حکومتیں ہیں ان سے بھی دنیا متنفر ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنے کی سازش ہے اور یہ سازش باہر کے ملکوں میں عیسائی دنیا کی تیار کردہ ہے۔تمام دنیا میں اسلام کو بدنام اور ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے یہ قصے چلائے جا رہے ہیں کہ اسلام کے نام پر نہایت غیر اسلامی حکومتیں قائم کی جائیں جو ظلم کی راہ سے اسلام کی دھجیاں اڑا دیں۔یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس کے متعلق ایک عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شرعی کہلاتی ہے کہ یہ فیصلہ شریعت کے عین مطابق ہے......جب ایک حکومت مظالم میں حد سے بڑھ جاتی ہے تو ایک وقت مقرر ہوتا ہے جس کے بعد خدا کی پکڑ لازماً آجاتی ہے۔اگر اس ظلم کا نشانہ خدا والے لوگ ہوں تو پھر لازماً اس کی پکڑ آجاتی ہے۔اگر اس کا نشانہ عام دنیا والے ہوں تو پھر کوئی ضروری نہیں ہے۔"جیسی روح ویسے فرشتے"۔جس قسم کی دنیا ویسی ہی ان کی حکومتیں، خدا کو کیا ضرورت ہے کہ ہر جگہ ظلموں پر ظالم حکومتوں کو پکڑتا رہے۔لیکن یہ ایک قانون قدرت ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ساری شریعت کی تاریخ بتا رہی ہے کہ جب بھی کسی سلطان نے خدا کے بندوں پر ہاتھ ڈالا تو اس حکومت کو خدا نے یقیناً تباہ کیا۔آج کیا ہو یا کل کیا ہو لیکن بالآخر جب خدا کی پکڑ آئی تو وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (سورۃ صٓ:4) پھر ان کے بچنے کی کوئی راہ کبھی نظر نہیں آئی۔لیکن بعض دفعہ اس پکڑ کے ساتھ جس طرح آٹے کے ساتھ گھن پس جاتا ہے بعض سادہ اور صاف نفس لوگ بھی مارے جاتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 07/ستمبر 1984ء)

19/اکتوبر 1984ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......"جس حالت تک پاکستان پہنچ چکا ہے اور آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے وہ حالت ایسے عذاب کی خبر دے رہی ہے جس میں قومی طور پر عذاب آجایا کرتے ہیں۔پھر بعض دفعہ نیک وبد میں وہ تمیز نہیں رہا کرتی جو عام حالات میں پیدا کر دی جاتی ہے......تم نے بہت ظلم کر لئے اب تمہارے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اس لئے خدا کا خوف کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔لیکن افسوس ہے کہ پاکستان سے جو اطلاعات آرہی ہیں وہ ایسی اطلاعات نہیں ہیں جن سے انسان اطمینان حاصل کر سکے۔ظالمانہ راہیں جو اختیار کی گئی ہیں ان سے واپسی کی بجائے بعض معاملات میں مزید آگے بڑھ رہے ہیں......اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ پھر یہ قوم اپنے ملک کے ظالموں کے تحت نہیں بلکہ غیر ملک کے ظالموں کے سپرد کی جائے گی کیونکہ قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جایا کرتا ہے تو ایسے لوگوں پر جلاد اور سفاک مقرر کئے جاتے ہیں۔اس لئے بہت خوف اور خطرے کا مقام ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اکتوبر 1984ء)

2/نومبر 1984ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......"دنیا کی عدالتیں فیصلہ کیا کرتی ہیں اس سے کوئی انکار نہیں۔لیکن احکم الحاکمین کے فیصلے بھی ضرور پیچھے آیا کرتے ہیں اور جب خدا کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے تو پھر ایسی قوموں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ایسی قومیں جو تکبر میں آکر اللہ کے بندوں کے خلاف فیصلے دیتی ہیں وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2/نومبر 1984ء)

30/نومبر 1984ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......"مَیں اپنے مخالفین کو متنبہ کرتا ہوں کہ احمدیت کی مخالفت سے باز آجاؤ اور اپنی ان حرکتوں سے توبہ کرو......انہوں نے براہ راست کلمہ طیبہ پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور چونکہ وہ قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں اور قوم ان کے ہاتھ روک نہیں رہی۔اس لئے اب اس قوم کو مَیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اپنے بڑوں کے ہاتھ اس ظلم سے روک لو ورنہ لازماً تمہیں ہلاک کر دے گا......اگر ساری دنیا بھی کلمہ طیبہ کو مٹانے کی کوشش کرے گی تو لازماً کلمہ اس دنیا کو ہلاک کر دے گا......اگر تم کلمے مٹاؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی غیرت کا ہاتھ تمہیں لازماً مٹا دے گا اور پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں بچا نہیں سکے گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/نومبر 1984ء)

7/دسمبر 1984ء کو پھر تنبیہ کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......"پاکستان پر بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں اس لئے مَیں پاکستان کے عوام سے یہ اپیل کرتا ہوں خواہ وہ بریلوی ہوں یا دیوبندی، خواہ شیعہ ہوں یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں......کہ اٹھو اور بیدار ہو جاؤ اور ہر اس تحریک کی مخالفت کرو جو کلمہ مٹانے کی تحریک آپ کے پاک وطن سے اٹھتی ہے......اگر تم وقت پر حرکت میں نہیں آؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی تقدیر تمہارے خلاف حرکت میں آجائے گی اور اس ملک کو مٹا کر رکھ دے گی جو آج کلمہ کے نام کو مٹانے کے درپے ہو رہا ہے۔

جس ملک کو کلمہ نے بنایا تھا کلمہ میں اتنی طاقت ہے کہ اگر اس کلمہ کو مٹانے کے لئے وہ سارا ملک بھی اکٹھا ہو جائے تو وہ کلمہ پھر بھی غالب آئے گا اور وہ ملک اس کلمہ کے ہاتھوں سے توڑا جائے گا جس کو کسی زمانہ میں اسی کلمہ نے بنایا تھا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 07/دسمبر 1984ء)

فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق کو مخاطب کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے 14/دسمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

⁂...... ''جماعت احمدیہ تو خدا کے فضل سے ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔
خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ تمہارے نام ونشان مٹا دیئے جائیں گے اور تمہیں دنیا ہمیشہ ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی''۔

⁂...... ''خدا کی اس تقدیر سے ڈرو کہ زمین میں تمہارے خلاف تَنَاد کی سی کیفیت پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے کو تمہارے ظلم اور جبر کے خلاف آوازیں دینے لگے کہ اٹھو اور اس ظالم کو چکنا چور کر کے رکھ دو، اس کو ملیا میٹ کر دو اور اگر یہ بس نہ چلے تو قومیں دوسری قوموں کو اپنی طرف بلائیں۔ یہ تقدیر الٰہی ہے جو لازماً پوری ہو کر رہے گی۔ آج نہیں تو کل تم اس کا نمونہ دیکھو گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے ہاں دیر تو ہے اندھیر کوئی نہیں۔

وہ ڈھیل تو دیا کرتا ہے مگر جب اس کی پکڑ آتی ہے تو وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ (سورۃ ص:4) کی رو سے بھاگنے کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ ایسا کامل گھیرا پڑ جاتا ہے کہ سوائے حسرت ونامرادی کے اور کچھ بھی انسان کے قبضہ وقدرت میں نہیں رہتا۔ اس وقت وہ یاد کرتا ہے کہ کاش مَیں اس سے پہلے اس دائرے سے باہر نکل چکا ہوتا مگر نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں ہوتی۔ افسوس ہے ان قوموں پر جو ایسے وقت تک انتظار کریں کہ جب خدا کی تقدیر ایسی غضبناک ہو چکی ہو تو ان سربراہوں کے ساتھ قوم پر بھی خدا کی ناراضگی کا عذاب ٹوٹ پڑے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/دسمبر 1984ء)

28/دسمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

⁂...... ''جماعت احمدیہ کو کلیۃً نہتہ بھی کر دیں تب بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی جیتے گی کیونکہ خدا کے شیروں کے ہاتھ دنیا میں کوئی نہیں باندھ سکتا۔ یہ زنجیریں لازماً ٹوٹیں گی اور لازماً یہ زنجیریں باندھنے والے خود گرفتار کئے جائیں گے۔ یہ ایک ایسی تقدیر ہے جسے دنیا میں کوئی نہیں بدل سکتا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28/دسمبر 1984ء)

1985ء کے بعض انتباہات:

یکم مارچ 1985ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

⁂...... ''اے اہل پاکستان! مَیں تمہیں خبردار اور متنبہ کرتا ہوں کہ اگر تم میں کوئی غیرت اور حیا باقی ہے تو آؤ اور اس پاک تحریک میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ کلمہ، اس کی عزت اور اس کی حُرمت کو قائم کرو اور دنیا کے کسی آمر اور کسی آمر کی پولیس اور فوج سے خوف نہ کھاؤ۔ یہ وقت ہے اپنی جان کو خدائے جان آفرین کے سپرد کرنے کا۔ یہ وقت ہے خدا کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے کا۔ یہ وقت ہے یہ ثابت کرنے کا کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کی عزت اور ناموس پر کسی کو حملہ نہیں کرنے دیں گے۔

پس اے اہل پاکستان! اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنی جان، اپنی روح، اپنے کلمہ کی حفاظت کرو۔ مَیں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اس کلمہ میں جس طرح بنانے کی طاقت ہے اسی طرح مٹانے کی بھی طاقت موجود ہے۔ یہ جوڑنے والا کلمہ بھی ہے اور توڑنے والا بھی۔ مگر ان ہاتھوں کو توڑنے والا ہے جو اُس کی طرف توڑنے کے لئے اٹھیں۔ اللہ تمہیں عقل دے اور تمہیں ہدایت نصیب ہو''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ 1985ء)

31/مئی 1985ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

⁂...... ''اس نہایت مہیب خطرہ (الہام "Friday the 10th" کے مطابق کراچی میں خوفناک سمندری طوفان آیا تھا۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔ مرتب) کے ایک دم ظاہر ہونے اور پھر اُس کے ٹل جانے میں یک خوشخبری بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ عذاب دینے میں خوش نہیں ہے۔ وہ تنبیہ فرماتا ہے اور خطرات سے متنبہ کرتا ہے............ اس میں جماعت کے لئے بھی اور قوم کے لئے بھی ایک بہت ہی خوشخبری کا پہلو ہے کہ قوم کے لئے ابھی نجات کی راہ باقی ہے............ اور اس سے سبق کا تیسرا پہلو یہ نکلتا ہے کہ تنبیہ موجود ہے اور نمونہ دکھا دیا گیا ہے کہ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو پھر خدا تعالیٰ تم سے کیا سلوک فرمائے گا۔

اب معاملہ وہاں تک جا پہنچا ہے کہ جہاں قومی عذابوں کے ذریعہ اور بار بار سزاؤں کے ذریعہ پکڑے جاؤ گے۔ اگر تم توبہ اور استغفار سے کام نہیں لو گے اور تکبّر میں اسی طرح مبتلا رہو گے اور خدا تعالیٰ کے پاک بندوں سے تمسخر اور استہزا کرنے سے باز نہیں آؤ گے تو پھر یہ ایک معمولی سا نمونہ ہے جو تمہیں دکھا دیا گیا ہے۔ پھر آئندہ تمہارے لئے اسی قسم کا خدا کا سلوک ظاہر ہونے والا ہے۔ لیکن جب وہ ایک دفعہ ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد کوئی روک نہیں، کوئی ہاتھ نہیں جو اسے چلنے سے روک رکھے۔ خدا کی چکی ہے جب چل پڑتی ہے تو پھر کوئی اسے روک نہیں سکتا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31/مئی 1985ء)

7/جون 1985ء کو حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

⁂...... ''ملک کے تمام دانشور میرے مخاطب ہیں۔ صرف احمدی مخاطب نہیں ہیں۔
تمام اہل فکر ودانش، تمام سیاستدان ان باتوں پر غور کریں اور جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں اس کے متعلق معلوم کریں کہ یہ سچائی ہے یا نہیں .... تم انسانی اقدار کو زندہ کرو، انسانی شرافت کو زندہ کرو، حق کو حق کہنا سیکھو۔ باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو، اس کے بغیر یہ ملک بچتا نظر نہیں آتا۔ یاد رکھیں ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو اور وہ مُلّائیت کا خطرہ ہے جو حدِ اعتدال سے تجاوز کر کے نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے اور سارے عالم اسلام کو لاحق ہو چکا ہے۔ تم لوگ اس کا ایک حصہ ہو............ ایک ہی نقصان ہے جو ہو گا وہ تمہارا نقصان ہے، ہوتا رہا ہے اور مسلسل ہو رہا ہے، تمہاری آنکھیں بند پڑی ہیں اور مسلسل ہوتا چلا جائے گا۔ تمہاری کوئی ضمانت نہیں ہے کیونکہ تاریخ بتا رہی ہے کہ جب قوموں نے اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کر لیا تو خدا کی تقدیر یہ اعلان کیا کرتی ہے کہ ہاں تم ہلاک کئے جاؤ گے اور اس میں اسلام اور غیر اسلام کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ بغداد کی وہ مقتول بھی تو مسلمان ہی تھے جو قرآن کو سروں پر لے کر گلیوں میں باہر نکلے تھے اور خدا کے نام پر یہ گواہیاں دے رہے تھے لیکن خدا کی غالب تقدیر نے ان کی ایک نہ سنی۔ کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ظالم قوم نے خود اپنی ہلاکت کے بیج بوئے ہیں۔ اس لئے تمہاری تو یہ تاریخ ہے کوئی نام تمہیں بچا نہیں سکتا۔ جن قوموں پر خدا کے نام پر خدا کی خاطر ظلم ہوتے ہیں اور وہ استقامت دکھاتے ہیں ان کو دنیا میں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اس لئے تم ہماری فکر نہ کرو ربّ کعبہ کی قسم وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔ تم اس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز ہے اور تم سے زیادہ اس کے نقصان کا دکھ ہمیں پہنچے گا لیکن ہم اس معاملہ میں بے اختیار ہیں سوائے اس کے کہ ایک حرف ناصحانہ کہہ سکیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/جون 1985ء)

1988ء کے بعض انتباہات:

1988ء میں حضور رحمہ اللہ نے تمام معاندین ومکذبین ومکفرین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس حوالہ سے حضور رحمہ اللہ نے یکم جولائی 1988ء کو فرمایا:

⁂...... ''جہاں تک صدر پاکستان ضیاء کا تعلق ہے ابھی ہمیں ان کو کچھ وقت دینا چاہئے کیونکہ ابھی ابھی انہوں نے کچھ سیاسی کارروائیاں کی ہیں اور اگر وہ اسلام کے نام پر کی ہیں مگر بہر حال سیاسی کارروائیاں ہیں اور ان میں وہ مصروف بہت ہیں۔ ابھی تک ان کو یہ بھی قطعی طور پر علم نہیں کہ آئندہ چندروز میں کیا واقعات رونما ہو جائیں گے۔ اس لئے ہو سکتا ہے وہ تردّد محسوس کرتے ہوں کہ یہ نہ ہو اِدھر مَیں چیلنج قبول کروں اُدھر کچھ اور واقعہ ہو جائے۔ اس لئے جب تک ان کی کرسی مضبوط نہ ہو جائے، جب تک وہ اپنے منصوبوں پر کاربند نہ ہو جائیں اور محسوس نہ کریں کہ ہاں اب وہ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں جس کو چاہیں چیلنج دیں، جس قسم کی عقوبت سے ڈرایا جائے اس کو وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قبول کریں، اس مقام تک ابھی وہ پہنچے نہیں ہیں اس لئے ہم انتظار کرتے ہیں کہ خدا کی تقدیر دیکھیں کیا ظاہر کرے۔ لیکن چیلنج قبول کریں یا نہ کریں چونکہ وہ تمام ائمۃ المکفرین کے امام ہیں اور تمام اذیت دینے والوں میں سب سے زیادہ ذمہ داری اس شخص پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے معصوم احمدیوں پر ظلم کئے ہیں اور اس ظلم کے پیچھے پڑ کے جھانکنے کی کوشش کی ہے کہ جو مَیں نے حکم جاری کیا تھا وہ جاری ہو بھی گیا ہے یا نہیں۔ اور ایک معصوم احمدی کیسے تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ جب تک یہ پتہ نہ چلے ان کو لذّت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ایسے شخص کا زبان سے چیلنج قبول کرنا ضروری نہیں ہوا کرتا۔ اس کا اپنے ظلم وستم میں اُسی طرح جاری رہنا اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ اس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ اس لئے اس پہلو سے بھی اب وقت بتائے گا کہ کس حد تک ان کو خدا تعالیٰ کے مقابلے کی اور انصاف کا خون کرنے کی جرأت ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی 1988ء)

پھر 12/اگست 1988ء کو پاکستان کے فوجی آمر جنرل ضیاء الحق سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

⁂...... ''اس موقع پر جبکہ مباہلہ کی دعوت غیروں کو دی گئی ہے اس وجہ سے خصوصیت سے کہ یہ استہزاء میں بڑھ رہے ہیں اور اپنے گزشتہ کردار میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر رہے۔ استہزاء میں بھی بڑھ رہے ہیں، ظلم میں بھی بڑھ رہے ہیں اور حکومت کا جہاں تک تعلق ہے وہ معصوم احمدیوں پر قانونی حربے استعمال کر کے طرح طرح کے ستم ڈھا رہی ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ مَیں نے آغاز ہی میں حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ آپ اگر اپنی شان کے خلاف بھی سمجھتے ہوں چیلنج کو قبول کرنا اگر آپ زیادتیوں سے باز نہ آئے اور ظلم وستم کی یہ راہ نہ چھوڑی تو جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں خدا کی تقدیر اس کو مباہلے کے چیلنج کو قبول کرنے کے مترادف بنائے گی اور آپ سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔ تو یہ حالات جس طرف اشارہ کر رہے تھے وہاں تک ہمارے ظن کا تعلق تھا۔ اندازہ ہو رہا تھا کہ بہت سے ایسے مکذّبین ہیں جو شرارت سے باز نہیں آ رہے بلکہ تمسخر اور استہزاء میں اور ظلم وستم میں بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ سارے پاکستان میں علماء کی طرف سے بار بار یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس مباہلے کو ابتہال کی بجائے اشتعال کا ذریعہ بنایا جائے...... مجھے کامل یقین ہے کہ ان لوگوں کا یہ مقابلہ خدا سے ہے اور اس میں جماعت احمدیہ نہ کچھ کر سکتی ہے، نہ اس کے کرنے کا کوئی محل اور مقام ہے۔ صرف انتظار ہے۔ خدا کی تقدیر لازماً ان کو پکڑے گی اور لازماً ان کو سزا دے گی جو ان شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ معصوم احمدی جن کو اب سزا دی جا رہی ہے ان کو صرف اس جُرم کی سزا دی جا رہی ہے کہ ہم خدا کی طرف اپنے مقدمے کو لے جاتے ہیں۔ یہ اعلان انہوں نے کیا ہے۔ اس لئے دنیا کا کوئی قانون اس پر ٹوٹتا ہی نہیں۔ پہلے تو ان کے پاس قانون توڑنے کے بہانے تھے اس موقع پر تو کوئی بھی بہانہ نہیں رہا۔ کھلم کھلا خدا تعالیٰ سے ٹکر ہے اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ تمہیں یہ بھی اجازت نہیں کہ تم خدا کی عدالت تک پہنچو، اگر ایسا کرو گے تو ہم تمہیں سزا دیں گے۔

پس یہ حالات دیکھنے کے بعد دل خوفزدہ ہوتا تھا اور انسان طبعاً یہ نتائج نکالتا تھا کہ ممکن ہے یعنی اس بات کا احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کے مجرمین اور ان کا ساتھ دینے والوں کو سخت سزا دے گا۔ لیکن رات کی رؤیا نے میرا دل ہلا دیا ہے کیونکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا ایک قسم کا مقدر بن گئی ہے اور لازماً ان میں سے ایک طبقہ عبرت کا نشان بنے گا''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اگست 1988)

1989ء کے بعض انتباہات:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 20 رجنوری 1989ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

❁......''انہوں نے احمدیوں کی ممبر شپ روکنے کی بجائے باقاعدہ ایک تاریخی فیصلہ کے ذریعہ یہ اعلان کیا کہ ہر احمدی مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اور اس کے نتیجہ میں دوسری تمام مذہبی جماعتیں اگر ناراض ہو کر مسلم لیگ کی ممبر شپ سے الگ ہوتی ہیں تو ہونے دو۔ یہ وہ اصولی فیصلہ تھا جس کے نتیجہ میں دراصل قائد اعظم کامیاب ہوئے۔ یہ وہ اصولی فیصلہ تھا جو خدا کو پسند آیا۔ یہ وہ انصاف اور تقویٰ کی بات تھی جس نے درحقیقت ایک ہاری ہوئی بازی کو جتا دیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ اسی ایک ہی فیصلے کی برکت تھی کہ ایک عظیم انقلاب رونما ہونا شروع ہو گیا...... یہ ہے اصول کی وہ بات جو بدقسمتی سے آج تک ہمارے سیاستدانوں نے نہیں سیکھی۔ اس وقت پاکستان میں جو صورت حال ہے اس میں بھی اس قسم کی بعض باتیں ہیں جن کے فیصلے ہونے والے ہیں۔

احمدیت کے مخالف علماء کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ خوف دلا کر اور دھمکیاں دے کر سیاستدانوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں .... جہاں تک موجودہ حکومت کی سیاسی پارٹی کا تعلق ہے میں جانتا ہوں کہ ان میں سے بھاری اکثریت ایسی ہے جو بدنیت نہیں ہے۔ ان کے اصول بھی آزاد تھے۔ انہوں نے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم سیکولرزم کے نام پر آرہے ہیں اور ان کے منشور میں یہ بات داخل تھی۔ عوام نے سب کچھ دیکھ کر اور سوچ سمجھ کر ان کے حق میں اور ان کی تائید میں فیصلہ کیا لیکن جب سیاسی دباؤ بڑھنے شروع ہوں تو اس وقت سیاستدان کی اندرونی Integrity اور اس کے اصولوں پر قائم رہنے کی طاقت کا امتحان ہوا کرتا ہے۔ کیا اس امتحان پر یہ سارے پورے اتر سکیں گے یا نہیں۔ یہ ہے فیصلہ جو آج ہونے والا ہے .... پہلے بھی تو تم نے غلط قدم اٹھائے تھے۔ پہلے بھی تو ان کے غلط نتیجے دیکھ چکے ہو۔ اگر تمہاری یادداشت جھوٹی ہے، اگر تمہاری نظر کوتاہ ہے تو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، ہم تمہیں دکھا رہے ہیں کہ ایسے واقعات پہلے گزر چکے ہیں اور آئندہ بھی اگر تم وہ غلطیاں کرو گے جو پہلے کر چکے ہو تو ویسے ہی نتیجے دیکھو گے جو پہلے دیکھ چکے ہو اور اس قانون قدرت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ بات ہے جو سمجھانے والی ہے اور اس کے لئے جماعت کو محنت کرنی چاہئے اور ان لوگوں کو یہ بھی بتا دینا چاہئے کہ ہم کسی کے دشمن نہیں ہیں اور ہر ایک کی کمزوریوں سے باخبر ہیں۔ ہم جانتے ہیں تم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کی نیتیں ٹھیک ہیں اس لئے تم اپنے مفاد کی خاطر اگر ہمیں آج قربان کر سکتے ہو تو مجبور ہو کر کر رہے ہو، ہمیں یہ بھی احساس ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم جانتے ہیں کہ اس قربانی کے بعد تمہاری قربانی کا وقت بھی آنے والا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جس چھری کو تم آج ہماری گردن پر چلنے کی اجازت دو گے، خدا کی قسم! وہ چھری ضرور تمہاری گردن پر چلائی جائے گی۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو تم تبدیل نہیں کر سکتے اور کبھی اس میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ہماری گردن کی حفاظت کی خدا نے ضمانت دی ہے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 20 رجنوری 1989ء)

14 راپریل 1989ء کو حضور رحمہ اللہ نے ایک دفعہ پھر قومی سیادت کو ماضی کی بیوقوفیاں کرنے سے باز رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

❁......''بار بار موجودہ قومی سیادت کو سمجھانے کی کوشش کی کہ بعض وہ بیوقوفیاں دوبارہ نہ کرنا جو پہلے سرزد ہو چکی ہیں کیونکہ ان کے نتائج نہ صرف یہ کہ وہی نکلیں گے بلکہ اس دفعہ زیادہ بھیانک نکلیں گے...... پہلے پنجاب کی حکومت نے مُلّاں کو اٹھانا شروع کیا اور بڑے زور کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ ہماری سیاست مُلّاں کی سیاست ہے اور مُلّاں ہمارے ساتھ ہیں اور مُلّاں نے بھی خوب خوب ان کی تائید کی اور اسلام کو جیسا کہ وہ ہمیشہ ظلم کا نشانہ بناتے رہے ہیں اب بھی ظلم کا نشانہ بنایا اور یہ آواز اسلام کے نام پر اٹھائی کہ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی......... تمہیں کامل یقین ہے کہ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی پر زور دیا کہ عورت سربراہ نہیں ہو سکتی اور تم یہ کہتے ہو کہ ایسا ملک ہلاک ہو جایا کرتا ہے جس کی سربراہ عورت ہوتی ہے۔ لیکن آؤ ہم سودا کرتے ہیں۔ تم اس چیز سے باز آجاؤ اور مقابل پر جتنا احمدی خون چاہئے، جتنی احمدی عزتیں چاہئیں، جتنے احمدی سر چاہئیں وہ سب تمہارے حضور ہیں...... ہمارا تو Birth Mark آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور خدا کی محبت ہے اسے کس طرح مٹاؤ گے۔ ہمارے گھروں کو جلا دو، ہمارے جسموں کو جلا دو، ہمارے اموال لوٹ لو، ہماری عورتوں، بچوں اور مردوں کو فنا کر دو مگر خدا کی قسم! محمد مصطفیٰ ؐ کے خدا کی قسم!! اور کائنات کے خدا کی قسم!!! کہ احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰ ؐ اور اللہ کی محبت کا جو Birth Mark ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے۔ تمہیں طاقت کیا، استطاعت کیا ہے کہ ان دلوں تک پہنچ سکو؟ تمہاری آگیں جسموں تک جا کر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا جلاتا ہے اور جب وہ فیصلہ کرے گا تمہارے دل پر بھڑکائی جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ کے اثرات سے بچا نہیں سکتی''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اپریل 1989ء)

13 راکتوبر 1989ء کو فرمایا:

❁......''تمام انبیائے گزشتہ کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہی ہے یا ان قوموں کے تکبر مٹ گئے اور انہوں نے عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا یا ان قوموں کے وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے اور پھر ان کا نام ونشان صرف تاریخ کے صفحات میں ملتا ہے اور وہ بھی حسرت کے ساتھ۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا: یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ۔ دیکھو ان بندوں پر کیسی حسرت ہے۔ اگر وہ قومیں غالب آتیں تو وہاں حسرت کا مضمون اطلاق نہیں پا سکتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ یہ استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوئے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں اور یا پھر خود ان کی عظمتیں مٹا دی جاتی ہیں۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا ہمیں وہ نشان دکھائے جو دلوں کے غلبے کا نشان ہے اور ہماری اس قوم کو ایمان لانے والوں میں شامل کرے''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 13/اکتوبر 1989ء)

1990ء کے بعض انتباہات:

18 رمئی 1990ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

❁......''ان مولویوں کو میں کہتا ہوں کہ جو زور تم سے لگتا ہے لگاتے چلے جاؤ۔ دعائیں کرو، گریہ وزاری کرو اور اس کی توفیق نہیں تو گالیاں بکتے چلے جاؤ۔ ہر قسم کی سازشیں کرو مگر میرے خدا نے یہ فیصلہ کر لیا ہے اور جماعت احمدیہ کے خدا نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کی تقدیر تمہارے ڈنگ نکال دے گی اور جماعت کو بالآخر تمہارے آزاروں سے نجات بخشی جائے گی۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 18/مئی 1990ء)

9 رنومبر 1990ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے ہندوستان میں بعض انتہا پسند ہندو تنظیموں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

❁......''یہ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ دراصل پاکستان میں ہونے والے چند واقعات کا ردّعمل ہے۔ جسطرح ہندوستان میں ہونے والے واقعات کا ردّعمل مشرقی بنگال میں یا یوں کہنا چاہئے کہ بنگلہ دیش میں ظاہر ہوا اور سندھ کے بعض علاقوں میں ظاہر ہوا۔ اسی طرح ظلم کے ردّعمل دوسری جگہ ہوتے رہتے ہیں اور ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں یہ حوالہ دیا جا رہا ہے کہ پاکستان میں بھی تو یہی کچھ ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی تو انتہا پرست مُلّاں مذہب کے نام پر اپنے اقتدار کو غیروں پر قائم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے وہ ہندو پارٹی جو دراصل اس سارے فساد کی ذمہ دار ہے اس کے رہنما بار بار یہ حوالے دے چکے ہیں کہ اگر پاکستان کے مُلّاں کو یہ حق ہے کہ اسلام کے نام پر جن کو وہ غیر مسلم سمجھتا ہے ان کے تمام انسانی حقوق دبا لے تو کیوں ہندومت ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ ہم ہندومت کے نام پر ہندومت کی عظمت کے لئے تمام مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق دبا لیں............ پس جو بدبختی ہندوستان میں ہو رہی ہے اور مسلمانوں پر جو عظیم مظالم توڑے جا رہے ہیں اس کی داغ بیل پاکستان کے مُلّاں نے ڈالی ہے۔ یہ وہ مجرم ہے جو خدا کے حضور جوابدہ ہوگا۔ اس دنیا میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ایک دن آئے گا جب یہ مُلّاں اپنے ظلم اور تعدّی کی وجہ سے پکڑا جائے گا اور آخرت میں تو بہرحال اُن کو رسوا اور ذلیل ہونا مقدر ہو چکا ہے سوائے اس کے کہ یہ توبہ کریں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 رنومبر 1990ء)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲ رنومبر ۲۰۰۷ء) 〈باقی آئندہ〉

اھم تاریخی کتب دستیاب ھیں!

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اہم تصنیف "Revalation Rationality knowledge and Truth" کا اردو ترجمہ نظارت نشرو اشاعت کے زیر اہتمام شائع ہو رہا ہے۔ جو امسال جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ء کے موقع پر دستیاب ہوگا۔ جو احباب یہ کتاب خریدنا چاہتے ہیں وہ جلد اپنے آرڈر نظارت نشرو اشاعت میں بھجوا دیں۔

تاریخ احمدیت: تاریخ احمدیت کا ۱۸ جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ شائع ہو رہا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر دستیاب ہوگا۔ جو احباب و جماعتیں تاریخ احمدیت کا مکمل سیٹ خریدنا چاہتے ہیں جلد از جلد اپنا آرڈر بھجوا دیں۔

تحریک جدید ایک الٰھی تحریک: تحریک جدید سے متعلق خلفاء احمدیت کے بصیرت افروز ارشادات و احکامات پر مشتمل کتاب نظارت نشرو اشاعت کے تحت شائع ہو رہی ہے جو انشاء اللہ جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ء کے موقعہ پر دستیاب ہوگی۔ جو احباب اسے خریدنا چاہیں وہ اپنے آرڈر دفتر وکالت مال تحریک جدید کو نوٹ کروا دیں۔ (ناظر نشرو اشاعت قادیان)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

دیوالی کی حقیقت
اور عصرِ حاضر کی دیوالی

(خورشید احمد پربھاکر، درویش ہندی قادیان)

ہندوستان اور دنیا کے کئی ممالک میں ہر سال دیوالی کا تہوار نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے ۔ آج سے قریبا پانچ ہزار سال پہلے شری رامچند رجی نے سیتا جی کے سلسلہ میں لنکا کے راجہ راون پر فتح پائی تھی اور سیتا جی اور لنکا کی معصوم و دکھی جنتا کو راون کے ظالمانہ پنجہ سے نجات دلائی تھی ۔ کہا جاتا ہے کہ رام راون جنگ میں نیکی نے بدی پر، حق نے باطل پر، دھرم نے بیدینی پر فتح پائی تھی ۔ سو فتح کا جشن منانا فطرت کا تقاضا بن گیا ۔ یہ تقاضا جشن دیوالی کے روپ میں نمودار ہوا۔

دیوالی میں بے شمار اسباق ہیں:

دیوالی سکھاتی ہے کہ عہدوں کی پابندی کی جائے ۔ راجہ دشرتھ نے اپنی رانی کیکئی سے وعدے کئے تھے ۔ جنہیں شری رامچند رجی نے اپنی سوتیلی ماں کیکئی کی شرائط کو پورا کر کے وعدہ ایفائی کی تھی ۔ اور چودہ برس کا طویل عرصہ جوگی بن کر جلاوطنی کی جوکھم بھری زندگی میں گزارا، ہر قسم کے مصائب برداشت کئے ۔ مگر پائے ثبات متزلزل نہ ہوئے۔

یوسف تھا پا سلاسل، سوتیلے پن کے باعث
تاج وتخت کا مالک، جوگی تھا رام بن میں

صلح کی پیش کش:

دیوالی سے یہ سبق ملتا ہے کہ متحارب قوموں کو لازم ہے کہ جنگ وقتال شروع کرنے سے پہلے باہم صلح کی انتہائی کوشش کریں ۔ تا کہ خونریزی اور جنگ کی تباہ کار ہولنا کیوں سے بچا جا سکے ۔ جیسا کہ شری رامچند جی نے کیا تھا ۔ آپ نے ریاست کسکندا کے ولی عہد، انگد کو اپنی طرف سے صلح کا سفیر مقرر کر کے صلح کے پیغام کے ساتھ راجہ راون کے دربار لنکا بھیجا تھا ۔ اور صلح کی کوشش کی گئی لیکن راجہ راون کی ضد، انکار اور تکبر کے باعث جنگ کرنے کا انتہائی سخت قدم اٹھانا پڑا۔

پابندیٔ عہد:

عہود کی پابندی اور وعدہ ایفائی ایک ایسی منفرد حقیقت ہے جو اعتماد، امن، شانتی اور فلاح و بہبود و کلیان کی جڑ ہے ۔ جب اور جہاں سے یہ حقیقت غائب ہو جاتی ہے تب وہیں سے جنگ وقتال کا آغاز ہو جاتا ہے۔

حضرت رام چندر جی مہاراج کی پوری زندگی کا خُلاصہ یہی وعدہ ایفائی ہے۔

رگھو کل ریت سدا چلی آئی
پران جائیں پر وچن نہ جائی

چندر بنسی خاندان کا یہ دستور چلا آرہا ہے کہ جان بے شک چلی جائے لیکن وعدہ پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ آنے پائے ۔ ساری رامائن کا خلاصہ یہی ہے کہ: ع

''وعدہ ایفائی پرم دھرم ہے''

شری رام چندر جی مہاراج کی زندگی سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہر حقدار کو اس کا حق دیا جائے۔

جنوبی ہند کی ایک ریاست کسکندا تھی ۔ جو دراشتا سگریو کا حق تھا ۔ مگر اس کے بھائی بالی نے ریاست کو غصب کر کے اپنے قبضہ میں کر رکھا تھا ...... شری رامچند رجی نے سگریو کی مدد کر کے کسکندا کی حکومت اسے دلادی ۔ لیکن ریاست سے کسی قسم کا ذاتی مفاد حاصل نہیں کیا۔

آپ نے لنکا کو فتح کیا ۔ لوگوں کو آزادی دلوائی ۔ لنکا کا راج پاٹ اہل ملک کے حوالے کیا کیونکہ اہل ملک ہی اس کے حقدار تھے ۔ لنکا میں اپنی طرف سے نہ کوئی گورنر اور وائسرائے مقرر کیا نہ اسے اپنی کالونی بنایا ۔ حتیٰ کہ اہل لنکا سے تاوان جنگ بھی وصول نہیں کیا۔

آج جمہوریت کا دَور ہے جبکہ شری رامچند رجی کے زمانہ میں بادشاہت کا دَور تھا ۔ لیکن آپ نے سدا حق حقدار کو دیا ۔ ذرا پاکستان کو دیکھئے کیسا منحوس کلجگ کا زمانہ ہے کہ 1953ء سے لیکر اب تک گیارہ بار مارشل لاء وایمر جنسی لگائے گئے ہیں ۔ ہر ایک غاصب جرنیل اپنے تئیں یہی سمجھتا ہے کہ صرف وہی اکیلا ملک کا دلی خیر خواہ ہے اور اس کے بغیر ملک کی سالمیت حفاظت اور خوشحالی نہیں ہوسکتی ۔ نہ ہی ملک ترقی کرسکتا ہے۔

شری رام چندر جی کی قوت قدسی کی تاثیر اس قدر انتشار تھا:

دیوک دیہک بھوتک تاپا
رام راجیہ کاہو نہ ویاپا
سب جن کرہیں پرسپر پریتی
چلہیں سو دھرم شرتی اورنیتی

کہ شری رام چندر جی کے عہد حکومت میں تمام لوگ باہم صلح و محبت سے رہا کرتے تھے ۔ مذہبی آزادی تھی ۔ ہر فرد اپنے اپنے مسلمات پر عمل پیرا تھا ۔ وہ لوگ ''حق پرایا نانکا، جیوں گئو دی رتّ'' سمجھتے تھے دوسروں کے حقوق کو غصب کرنا گائے کا خون پینے کی طرح حرام جانتے تھے ۔ آپ کی قوتِ قدسی کے انتشار کا ہی اثر تھا کہ آپ کے سوتیلے بھائی بھرت جی نے جن کو حکومت مل گئی تھی ۔ لیکن بھرت جی نے چودہ برس کا لمبا عرصہ رام کے نام پر راج کیا ۔ شری رام چندر جی کے ایودھیا واپس آتے ہی حکومت کا سارا کاروبار آپ کے سپرد کر دیا ۔ واپسی کی خوشی میں چراغاں کیا۔

شری رام چندر جی کی زندگی سے ملنے والے اسباق:

(۱) ہمیشہ وعدوں کو حتی المقدور پورا کرو ۔ (۲) ہمیشہ آداب مجلس ملحوظ رکھو ۔ (۳) رعایا کی مثل فرزند پرورش کرو ۔ (۴) غیر عورت کی ماں کی مانند عزت و تکریم کرو ۔ (۵) حقوق کی ادائیگی میں ہمیشہ کمر بستہ رہو ۔ (۶) بدکردار دشمن کا قلع قمع کرنے میں کبھی پس و پیش نہ کرو۔

چُھواچھات کے خلاف عملی تعلیم:

آپ نے جلاوطنی کے ایام میں شبری نام کی ایک عورت کے گھر اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھایا ۔ بھیلنی نے جنگلی بیر اپنے منہ سے کاٹ کر چکھ کر شری رام کو کھلائے ۔ ہندو سماج میں حقیر تر درجہ عورت کا شمار ہوتا ہے اور عورتوں میں سے سب کم درجہ اچھوت عورت کو دیا گیا ہے اور سب سے حقیر تر درجہ بھیل، دراوڑ، کول اور ملیچھ عورتوں کا مانا گیا ہے۔

دورِ حاضر کلجگ کی دیوالی:

آج کل کلجگ جوبن پر ہے ۔ ہر بُرائی اپنے عُروج پر ہے ۔ حضرت رام چندر جی کے دَور میں منائی جانے والی دیوالی کا مرکزی نقطہ تھا: ''نیکی کی بدی پر فتح'' آج کی دیوالی کا مطلب ہے بدی کی نیکی پر فتح و دہشت گردی ۔ اغوا، عصمت دری۔

آج وعدے محض اس لے کئے جاتے ہیں کہ ان کو ڈھال بنا کر داؤ لگایا جائے ۔ دیوالی کے روز کروڑوں روپے کا بارود پھونکا جاتا ہے ۔ سال 1988ء کے لگ بھگ ریڈیو دلی نے بتایا کہ اس موقعہ پر بھارت میں ساڑھے چار کروڑ روپے کا بارود پھونکا گیا تھا ۔ دسہرہ و دیوالی کے سلسلہ میں راون میگھناد، کنبھ کرن وغیرہ اور اس کی فوج کو اڑانے کے لئے بموں کو ریموٹ سے اڑایا جاتا ہے یہ عمل ہر گاؤں قصبہ شہر اور ہر صوبے میں ہر سال جوش وخروش سے کیا جاتا ہے اس میں لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔

دولت کی ایسی بربادی کی طرف امیر اور غریب توجہ نہیں دیتے ۔ بھارت کی 80 فیصد جنتا غربت کی لائن کے نیچے بھوکی رہ کر زندگی بسر کر رہی ہے۔

جوا : ایسا لگتا ہے کہ جُوا اور شراب نوشی بھارتیہ تہذیب وتمدن کا جزلاینفک اور اٹوٹ انگ ہیں ۔ دیوالی کی آمد آمد کے پیش نظر جشن دیوالی پر طے شدہ پروگراموں کے تحت جوئے کی محافل منعقد کی جاتی ہیں۔

جوئے کی ابتدا : ویدوں کے قدیم زمانہ سے ہوئی ۔ مہابھارت کے دَور میں عیاشی اور جوا اپنے عروج پر تھے ۔ رِگوید میں قمار بازی کی بحث کا ذکر ملتا ہے ۔ جوئے کے لئے وِبھیتک نامی درخت کے پھلوں سے پانسے بنائے جاتے تھے ۔ خاص طرز پر سرکار کی طرف سے قمار خانے تعمیر کئے جاتے تھے ۔ سرکاری محلات اور پارلیمنٹ میں جُوا کھیلنے کا انتظام کیا جاتا تھا ۔ کچھ مَن چلے جواری اس کھیل میں اپنا سب کچھ راکھ کر دیتے تھے۔

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا، صفحہ ۴۵)

اسی کتاب میں دھرم راج یدھشٹر کی کورو راجہ دریودھن سے جوئے میں ہار کا تفصیلی ذکر ملتا ہے جس میں پانڈو راجہ، دھرم راج یدھشٹر نے اپنا راجیہ، لشکر بھائی بیوی دروپدی اور اپنا سب کچھ جوئے میں ہرا دیا ۔ اور جنگلوں میں جلاوطن کئے گئے ۔ جوئے اور شراب کا نتیجہ مہابھارت کی شکل میں ظاہر ہوا۔

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ ۴۶، مصنفان رام دھن شرما پی ایچ ڈی اور سرن داس بنوت ایم اے پروفیسر نئی دلی)

آج کے دَور میں ہندو اپنے بزرگوں کی بد و نقصان دہ رسوم سے سبق حاصل کرنے کی بجائے ان کو زندہ رکھے ہوئے ہیں ۔ دیوالی کے ایام میں پرانی دشمنیاں لی جاتی ہیں اور اپنے دشمنوں کو فریب سے قتل کیا جاتا ہے ۔ جوئے کی محفلوں میں جواری اپنا سب کچھ ہوم کر دیتے ہیں ۔ حتی کہ اپنی ماں بہنوں اور بیویوں کو داؤ پر لگاتے اور ہار جاتے ہیں ۔ جیسے کہ:

''ایک جواری رام پرساد نے اپنی بیوی کو جوا کھیلنے کیلئے ایک سیٹھ کے پاس رہن رکھ دیا۔''

(اخبار سیاست مورخہ 19 دسمبر 1955)

گزشتہ اتوار کو مقامی دھرم شالہ جونا گڑھ میں جوا کھیل رہے ایک شخص جے کمار منو بھائی نے لگاتار ہارنے کے بعد اپنی ماں اور بہن کو داؤ پر لگا دیا...... جیتنے والوں نے اس سے اپنی ماتا اور بہن کو اُن کے حوالے کرنے کیلئے دباؤ ڈالا......''

(اخبار ہند سماچار جالندھر، صفحہ ۳،۴ ۔ بدھ ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۷ء)

کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے کہ قوم اپنے اسلاف کی لغزشوں اور کمزوریوں سے سبق حاصل کرنے کی بجائے فخریہ اپنی غیرت، اپنی عصمت، اپنی دولت کا دیوالیہ نکال بیٹھی ہے ۔ اور پھر بے حیائی کا انتقام لینے کے لئے جنگ وقتال برپا کرتی ہے ۔ جنگ مہابھارت کی بنیادی وجہ جوا، شراب اور دروپدی تھی۔

شراب نوشی:

زمانے کے ادوار اول و آخر و درمیان سماج میں شراب خانہ خراب ایک اہم رکن رہا ہے ۔ ہندو سماج میں شراب نوشی بھارتیہ تمدن کا اٹوٹ انگ چلا آرہا ہے ۔ سارا سال کروڑوں روپے سے شراب کا دَور چلتا رہتا ہے۔

''چھٹتی نہیں ہے کافر یہ منہ کو لگی ہوئی''

دسہرہ کی ابتداء سے لے کر دیوالی کے اختتام تک شراب کا سیزن مانا جاتا ہے ۔ اس سیزن میں شراب کی قدر و قیمت مانگ و سپلائی عام دنوں کی نسبت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے ارب ہا روپے شراب نوشی میں ضائع ہو جاتے ہیں ۔ دیوالی کے ایام میں اور خاص کر دیوالی کی رات ہر گاؤں قصبہ اور شہر میں شراب کی محفلیں جمتی ہیں ۔ بڑے شہروں کا ہر چوک کا فرش شراب سے نہایا ہوتا ہے۔

اس دن اور رات نشہ میں دھت رکھشا ڈرائیور، مہامت سواریوں کو اپنے رکشوں پر لئے سیدھے لادے کھینچتے ہوئے نظر آئیں گے ۔ شراب خانے رات بھر کھلے رہیں گے ۔ شراب خانے کے ٹھیکہ داروں کے لئے یہ سیزن سال بھر کی کمائی کا واحد ذریعہ ہوتا ہے۔

دیوالی کی رات بے شمار گھنونے اور بے حیائی کے ناجائز کام چپکے چپکے کر لئے جاتے ہیں ۔ اس رات پاسداران قانون جیبوں کی بجائے تھیلے بھر کر لے جاتے ہیں ۔ پس آج کے دَور کی دیوالی کو شری رام چندر جی مہاراج کے زمانہ کی دیوالی سے کوئی بھی نسبت نہیں ہے۔

☆☆

رمضان المبارک کے لیل ونہار اور عید کی پُرمسرت تقریب

بھارت کی درج ذیل جماعتوں ومجالس کی طرف سے رمضان المبارک وعید الفطر وافطار پارٹیوں کی تفصیلی و خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ تنگیٔ صفحات کے باعث ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جارہے ہیں:

جماعت احمدیہ حیدرآباد، ممبئی، محروی، راماں بلاسپور، راماں منڈی سنکپورہ (سرکل موگا، کنڈور (سرکل وارنگل)، گلبرگہ، خانپورہ (کشمیر)، مالیر کوٹلہ، بھدرک، جڑچرلہ، ابلو، میری کلاں، کوٹ کپورہ، چڑک، بھلر، کانپور، سالی چوکہ (ایم پی)، ہاری پاری گام، بھوانی (ہریانہ) کلکتہ، ظہیرآباد بنگال۔

مختلف جماعتوں کی طرف سے بک فیئر کا انعقاد

جے پور: صوبہ راجستھان کے دارالحکومت جے پور میں ۱۵ر تا ۲۳ر ستمبر راجستھان پتریکہ کی طرف سے 5th National Book Fair منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں احمدیہ مسلم بک اسٹال کے نام سے مناسب جگہ پر دیدہ زیب بک اسٹال لگایا گیا تھا۔ بک اسٹال کے گیٹ پر ہی جماعت احمدیہ کا موٹو "Love for all, Hatred for none" نہایت خوبصورت انداز میں لکھا گیا تھا۔ مقامی اخبارات کے مطابق امسال کے بک فیئر میں 300 کے قریب بک اسٹال لگے تھے بک اسٹال روزانہ 10 بجے صبح سے رات 10 بجے تک لگتا تھا۔ جس سے تقریباً دولاکھ مردوزن نے فائدہ اُٹھایا اور کتابیں بھی خریدیں یہ اسٹال نو دن تک لگا رہا۔ اس موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ جس کے لئے مبلغین و معلمین کرام اور ڈیوٹی دینے والے جے پور کے خدام نے تعاون کیا۔

امسال کے بک فیئر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈش انٹینا کے ذریعہ ایم ٹی اے دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ MTA سے نشر ہونے والے خطباتِ جمعہ اور دیگر پروگرام کو زائرین بڑے غور و دلچسپی کے ساتھ سننے کے لئے ہمارے اسٹال پر آتے تھے اور MTA کے ڈائریکشن کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ قرآن مجید ترجمہ انگریزی ھندی، لائف آف محمد، نبیوں کا سردار، اسلام میں عورت کا مقام، اسلامی اصول کی فلاسفی ہندی انگریزی اردو زبانوں میں کثرت سے فروخت ہوئے۔ چھ ہزار کے قریب جماعتی کتب فروخت ہوئیں۔ دو ہزار سے زائد لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ ۵۰ سے زائد کتب معزز افراد کو بطور تحفہ دی گئیں۔ آخری دن جماعت اسلامی کے امیر اور ان کے وفد میں شامل افراد سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ خوشکن ماحول میں تبادلہ خیالات ہوا۔ محترم صوبائی امیر صاحب راجستھان نے وقتاً فوقتاً اسٹال پر تشریف لاکر ہماری رہنمائی کرتے ہوئے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ کے فضل سے ہمارا یہ اسٹال بہت ہی کامیاب رہا۔ (ناصر احمد زاہد مبلغ سلسلہ جے پور)

نی ویلی (Neyveli) تامل ناڈو: امسال بھی ہمیں Neyveli Lignite Corporation کی طرف سے منعقد ہوئی بک فیئر مورخہ ۷ تا ۱۶ر جولائی میں شرکت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ نی ویلی میں دسواں بک فیئر ہے۔ جماعت احمدیہ تامل ناڈو کی طرف سے اس بک فیئر میں ''احمدیہ مسلم مشن'' کے نام سے اسٹال لگایا گیا۔ بک فیئر میں سو سے زائد پبلیشرز نے حصہ لیا ہے۔ اس بک فیئر کا افتتاح محترم اے پی شاہ چیف جسٹس ہائی کورٹ نے کیا۔ دس دن کے بک فیئر میں جماعت احمدیہ چنئی، پانڈی چیری، کڈلور اور بن روٹی کے احباب جماعت نے خدمات سرانجام دیں۔ ہمارے اسٹال میں بہت سے غیر از جماعت افراد آئے ان کو جماعت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا اور ان کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے اس طرح اس بک فیئر کے ذریعہ سے اس نئی ویلی کے اردگرد کے گاؤں اور شہر کے لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران ایک دن Cuddalore District کے collector محترم راجندر بھی اس بک فیئر میں مہمان خصوصی کے طور پر آئے ہمارے اسٹال کا بھی انہوں نے جائزہ لیا تو اس وقت خاکسار نے ان کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کتاب انگریزی میں دی انہوں نے اس کو حاصل کرنے کے بعد ''ماشاء اللہ'' کہا ہے اور خوشی کا اظہار کیا۔ (ابوالحسن عابد مبلغ سلسلہ)

حیدرآباد کی ڈائری

جلسہ فضائل قرآن: مورخہ ۷ر ستمبر ۲۰۰۷ء بعد نماز عصر مسجد الحمد سعید آباد میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے جلسہ فضائل قرآن مجید کا انعقاد ہوا۔ اس بابرکت جلسہ کی صدارت محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ محمود الحسن صاحب نے کی۔ نظم کے بعد مکرم محمد عطاء اللہ صاحب ایڈوکیٹ محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے قرآن مجید کے فضائل اور اُس کی برکات پر روشنی ڈالی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: جماعت احمدیہ حیدرآباد نے دوران سال ۲۰۰۷ء تیسرا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۲۰۰۷ء کو مسجد الحمد سعید آباد میں منعقد کیا۔ جلسے کا آغاز صبح ساڑھے گیارہ بجے محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حمید احمد صاحب غوری نے کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمود احمد صاحب رفیع نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم نعتیہ کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہٗ محترمہ خواجہ حمید احمد انصاری صاحب، محترم مولوی غلام عاصم الدین صاحب نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔ جلسے میں کثیر تعداد میں مرد و خواتین نے شمولیت کی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد)

سرکل موگا میں ہفتہ قرآن کریم

تھراج: مورخہ ۳۰ر ستمبر کو بعد نماز عشاء مسجد قمر تھراج ضلع موگا میں خاکسار کی صدارت میں ہفتہ قرآن کریم کا افتتاحی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے اور اس کے فضائل و برکات کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ (انیس احمد خان سرکل انچارج موگا)

محروں: مورخہ ۲۷ر ستمبر بعد نماز عشاء مسجد محروں ضلع موگا میں مکرم بلال احمد صاحب معلم سلسلہ کونکپورہ کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کریم کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تین تقاریر ہوئیں۔ (غلام احمد مبارک معلم سلسلہ محروں)

چڑک: مورخہ ۲۸ر ستمبر کو بعد نماز عصر مسجد چڑک ضلع موگا میں خاکسار کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کریم کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس دو تقاریر ہوئیں۔ (بشیر محمد معلم سلسلہ چڑک)

سنگھپورہ: مورخہ ۲۵ر ستمبر کو مسجد احمدیہ سنگھپورہ ضلع سرسہ (ہریانہ) سرکل موگا میں ہفتہ قرآن کریم کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم جگروپ خان صاحب صدر جماعت سنگھپورہ نے کی۔ جلسہ میں دو تقاریر ہوئیں۔ (دلبر خان معلم سلسلہ سنگھپورہ ضلع سرسہ)

راماں منڈی: مورخہ ۲۸ر ستمبر کو احمدیہ مسجد راماں منڈی ضلع بھٹنڈہ (پنجاب) سرکل موگا میں بعد نماز عصر ہفتہ قرآن کریم کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم شمشاد علی صاحب راماں منڈی نے کی۔ اس اجلاس میں صرف ایک ہی تقریر ہوئی۔ (فاروق احمد فرید معلم سلسلہ راماں منڈی)

اعلانات نکاح وشادی خانہ آبادی

☆......خاکسار کے برادر اصغر عزیز عبداللطیف فضل ابن محترم عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم کا نکاح عزیزہ صدیقہ عمیرہ طیبہ بنت محترم صدیق عشرت اللہ صاحب آف اینٹ ورپن (Antverpon) بیلجیم کے ساتھ دو ہزار یورو (Euro) حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے بتاریخ ۴ر اپریل ۲۰۰۷ء بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۲۰۰۷ء کو بمقام اینٹ ورپن محترم حامد شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بیلجیم کی اقتداء میں اجتماعی دعا کے ساتھ شادی و رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اور مورخہ ۳ر نومبر کو عزیز کی طرف سے احمدیہ مشن میں دعوت ولیمہ مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید قادیان)

☆......مکرم محمد بشیر صاحب کے فرزند مکرم محمد شکیل احمد سمیر صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم ذیشان احمد خان صاحب ساکن امروہہ کے ساتھ ایک لاکھ اکاون ہزار روپئے حق مہر پر محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے مورخہ ۱۴ر نومبر ۲۰۰۷ء کو امروہہ میں پڑھا۔ (اعانت بدر ۳۰۰ روپئے) (دلاور خان شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

☆-خاکسار نے مورخہ ۱۵ر ستمبر کو عزیز سہیل احمد راتھر ابن مکرم محمد شفیع راتھر ساکن ناصر آباد کولگام کا نکاح ہمراہ عزیزہ نذھت نثار صاحبہ بنت مکرم نثار احمد شاہ آف میشہ واڑ شوپیان مبلغ 50000 روپئے حق مہر پر پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (فاروق احمد مبلغ سلسلہ ناصر آباد)

☆......خاکسار کے بڑے پوتے عزیز مسرت احمد ابن عزیز محمد اقبال صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضوانہ ناز صاحبہ بنت مکرم ادریس احمد صاحب سفیل سے مبلغ 151000 روپئے حق مہر پر محترم مولوی طارق احمد صاحب گلبرگی مبلغ سلسلہ نے مورخہ یکم نومبر کو یادگیر میں پڑھا اور دعوت ولیمہ ۳ر نومبر کو ہبلی کرناٹک میں منعقد ہوئی۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (حضرت صاحب منڈاسگر)

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب، بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دعا

خاکسار کے داماد سخت بیمار ہیں اور لکھنؤ کے میڈیکل کالج میں داخل ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپئے) (محمد صدیق گونڈہ یوپی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز مبشر احمد کو بتاریخ ۱۸ر اگست ۲۰۰۷ء بیٹا عطا کیا ہے۔ جس کا نام بشارت احمد ساگر تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم سلطان احمد فاضل آف حیدرآباد کا نواسہ ہے۔ عزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حاجی منظور احمد درویش قادیان)

جملہ عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں!

جیسا کہ قائدین مجالس جانتے ہیں کہ لائحہ عمل کے مطابق ہر ماہ کی کارگذاری رپورٹ دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں بھجوائی جانی ضروری ہوتی ہے کیونکہ اس کے مطابق ہندوستان بھر کی کارکردگی خلاصۃً سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔ اس لئے قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ مسلسل اپنی مجلس کی ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت بھجوادیا کریں تا کہ بروقت حضور انور کی خدمت میں رپورٹ بھجوائی جاسکے اور حضور انور کے دعاؤں کے مستحق ہم سب بن سکیں۔ اسی طرح سرکل انچارج صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ مبلغین و معلمین کرام کے ذریعہ سے قائدین مجالس کو اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔ (رفیق احمد بیگ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان

مجاہدین تحریک جدید بھارت کو دعوت فکر و عمل

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ر نومبر ۲۰۰۷ء کو ارشاد فرمودہ اپنے روح پرور خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے ۷۴ ویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ حضور انور کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہفت روزہ بدر کے اسی شمارہ میں قارئین کے ازدیاد علم و ایمان کے لئے علیحدہ پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور پر نور کی دعاؤں اور جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین و معلمین کرام اور مجاہدین تحریک جدید کے بھرپور خصوصی تعاون کی بدولت امسال بھی جماعت ہائے احمدیہ بھارت نے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر سال گزشتہ کی نسبت -/17,98,674 روپے کے غیر معمولی اضافے کے ساتھ -/55,21,251 روپے کی انتہائی نمایاں اور گرانقدر مالی قربانی پیش کی ہے۔ جو یقیناً مخلصین جماعت کے جذبۂ فدائیت اور ایثار میں غایت درجہ فراوانی کی مظہر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے باوجود اکناف عالم میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے مابین نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی مومنانہ مقابلہ آرائی میں ہم اس سال ایک بہت بڑی چھلانگ لگا کر بھی اپنی سابقہ پوزیشن کو بہتر بنانے کی سمت کوئی خاص پیش رفت نہیں کر سکے۔ بلفظ دیگر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مدمقابل جماعتوں نے اپنی غایت درجہ مستعدی اور تیز رفتاری کے باعث ہمیں امسال بھی آگے بڑھنے کا موقع نہیں دیا۔ اس جہت سے یہ نتیجہ ہم سب کے لئے قابل رشک ہونے کے ساتھ ساتھ لمحہ فکریہ کی بھی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا مداوا اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم تحریک جدید کے سال نو کے آغاز میں ہی اپنی کمر ہمت کس لیں۔ اور ارشاد ربانی وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ:۵) یعنی مومن کی ہر پیچھے آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے کو پیش نظر رکھ کر ایک نئے عزم، نئے ولولے اور نئے جوش و جذبہ کے ساتھ یکم نومبر سے شروع ہونے والی نئی دوڑ میں کود پڑنے کیلئے ابھی سے تیار ہو جائیں۔ واضح رہے کہ ہمارے پیارے آقا نے بطور خاص مجاہدین تحریک جدید کیلئے سابقہ تمام معیاروں سے بھی بالا ہر فرد جماعت کو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں تاحد استطاعت مالی قربانی پیش کرنے کا ٹارگیٹ عطا فرمایا ہے۔ اور ہر فرد اپنی توفیق و استطاعت کو بخوبی جانتا ہے۔ پس آئیے ہم سب اس ارشاد پر کماحقہ عمل پیرا ہو کر پیارے آقا کی ان دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں کہ:۔

''اللہ تعالیٰ تمام قربانیاں دینے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں پہلے سے بڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔'' (خطبہ جمعہ ۹ نومبر ۲۰۰۷ء)

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

نظم

(حضور انور کے خطبات جمعہ سے متاثر ہو کر)

اک حسیں ہوتا ہے جب بھی شان سے جلوہ نما
سینہ میں قرآں سجائے لب پہ مولیٰ کی ثنا
اس کی پُرتاثیر باتیں دل کو دیتی ہیں سکوں
اس کا خطبہ ہے سبھی کے واسطے آبِ بقا
کرتا ہے انذار اور تبشیر وہ حکمت کے ساتھ
سنتے ہیں سب لوگ اس کا یہ پیامِ جانفزا
نیکی و تقویٰ، محبت، پیار کی تلقین بھی
کرتا ہے وعظ و نصیحت ہر گھڑی سب کو سدا
میرا آقا تو خدائی نور سے بھرپور ہے
اس کو مولیٰ سے ملی ہے ایک نورانی قبا
بادشاہ پائیں گے برکت حضرتِ مسرور سے
قومیں اس کے امن کے پرچم میں ڈھونڈیں گی پناہ
شکر کرتا ہے یہ مومن اپنے مولیٰ کے حضور
جس نے بخشا ہے ہمیں مسرور جیسا رہنما

(خواجہ عبد المومن اوسلو، ناروے)

طلباء کے لئے مفید معلومات..................

Computer Engineering

Computer Engineering deals with computer hardware and software manufacture and research, development of new design, technical improvements, alterations etc.

In the computer hardaware industry, the work includes designing of the central-processing unit (CPU) and peripheral equipment such as terminals,input-output devices such as printers, tape and disk drives. Comuter hardware engineers can also work in the areas of production, maintenance and deployment of networking solutions. The job market of the hardware engineer is comparatively more stable than that of a software engineer. Software engineers design sophisticated programs, languages, operating systems, web pages, etc. Software engineers have to keep udating their knwoledge by learning newer versions of software all the time.

If you are a person with an inventive mind, analytical skills with and eye for details, you can choose a career as a computer hardware engineer. interest in physics and mathematics is essential. A software programmer must be good in mathematics and must have ability for logical thinking.

A course in computer engineering is ideal for those who see their initial career in a wide-ranging role. With a sound background in computing they will be in an excellent position to progress into more specialized fields later on.

Job Prospects: The field of computer technology is expanding rapidly. As a computer engineer you have a promising future. You can opt for an employment in computer field or work as maintenance consultant. There are openings in business and management.Career possibilities also include IT consultancy, IT suport, analyst, programmer, hardware expert etc.

The pace of computerization in every field, including e-Commerce, is moving up fast and cosequently there is an increasing demand for software professionals the world over.

Information Technology

Information Technology refers to the management and use of the information using computer-based tools. It can refer to both hardware and software. It is the term used mostly to refer to business applications. This course is desined to serve a wider IT community by creating diverse educational opportunities. It deals with the development, utilization, interlocking and confluence of computers, networking, telecommunication, business and technology management in the context of internet.

Personal Skills: If you want to be an inforamtion Technology Professional, you should have the skills of a good computer engineer as also a taste for economics and statistics. Good management and communication skills are also essential.

Job prospects: The IT job market in India is booming with increasing demand for information technology professionals. IT professionals operate in the heart of the business. IT serves to various sectors of economy like health care, enterprise resource planning (ERP), Supply Chain Management, Client relation management etc. With the expansion in E-Commerce and e-Advertisement, comes an increasing need for IT professionals who communicate and demonstrate high standards of Competence and achievemnt with an excellent sense of professionalism. As we enter into the information age of 21st cetury, Society and the world at large will be increasingly dependant on information Technology. Demand for the IT professionals will remain high throughout the decades to follow.

(نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے
25 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا 25 واں جلسہ سالانہ مورخہ 7 تا 9 ستمبر 2007ء بمقام Marstetten Wigoltingen منعقد ہوا جس میں مکرم شمشاد احمد قمر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم ولید طارق تارنتسر صاحب امیر جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں آنحضور ﷺ کے دعویٰ سے قبل عورتوں کی حالت بیان کرتے ہوئے اسلام کے عطا کردہ حقوق کا ذکر کیا۔ مکرم امیر صاحب کے بعد مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانات" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے ساتھ ہی شام پانچ بجے پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

8 ستمبر 2007ء دوسرا روز: دوسرے روز مورخہ 8 ستمبر کو پہلا اجلاس تقریباً ساڑھے دس بجے مکرم شمشاد احمد قمر صاحب نمائندہ خصوصی کی صدارت میں شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم بشارت احمد انیس صاحب کی تھی جس کا عنوان "آنحضرتؐ کا اپنے صحابہ سے تعلق محبت و شفقت" تھا۔ دوسری تقریر مکرم عبدالوحید صاحب وڑائچ نے جرمن زبان میں کی جس کا عنوان "اسلام کی نظر میں دوسرے مذاہب کا مقام" تھا۔ اس تقریر کے بعد مکرم محمد احمد اوپلکیر صاحب نے بھی جرمن زبان میں تقریر کی جس کا عنوان تھا "مذہب کی ضرورت"۔ ان تقاریر کے بعد جرمن زبان میں سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ محترم امیر صاحب اور محترم شمشاد احمد قمر صاحب نے سوالات کے جوابات دئے۔

مورخہ 8 ستمبر کو دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر شروع ہوا جس کی صدارت مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نے کی۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر محترم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب افسر جلسہ سالانہ وصدر مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی تھی۔ اس تقریر کا عنوان تھا "رمضان۔ تنویر قلوب کے لئے خاص موسم"۔ اس کے بعد مقامی گیمانڈے کے پریذیڈنٹ جناب Jurg Schumacher اور مقامی گرجا کے Pfarrer جناب Karl Appl بھی تشریف لے آئے۔ محترم امیر صاحب نے ان کا تعارف کروایا اور انہیں قرآن پاک کا تحفہ پیش کیا۔ گیمانڈے پریذیڈنٹ نے مختصر تقریر کی اور بتایا کہ میں آپ کے پیغام کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے جماعت کے بارہ میں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ گرجا کے پادری جناب Karl Appl نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ان کا جماعت سے تعلق پرانا ہے اور یہ کہ جماعت احمدیہ امن کو فروغ دینے والی جماعت ہے۔ اس تقریر کے بعد محترم شمشاد احمد قمر صاحب نے بعنوان "نماز تمام عبادت کی جان ہے" تقریر کی۔ محترم شمشاد صاحب کی تقریر کے بعد سوال و جواب بزبان اردو کی نشست شروع ہوئی۔ سوالات کے جوابات محترم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ اور محترم شمشاد احمد قمر صاحب صاحب نے دیئے۔ اس نشست کے ساتھ ہی دوسرے دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

9 ستمبر 2007ء تیسرا روز: مورخہ 29 ستمبر کو تیسرے اور آخری روز کی کارروائی کا آغاز صبح تقریباً ساڑھے دس بجے صبح ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم میاں ناصر احمد صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا "میراجِ حج بیت اللہ"۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حج کے طریقہ کار اور اس بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے ان کے بعد مکرم محمد ایوب کلّہ صاحب نے تقریر کی جس کا عنوان تھا "وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ متقیوں کا ایک وصف"۔ اس تقریر کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے "سیرت حضرت ابوبکر صدیقؓ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے سینٹ گالن کے نوجوان عبدالوہاب طیّب صاحب کو جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ ملنے پر مبارکباد دی اور انہیں ایک تحفہ پیش کیا اور کہا کہ ہمیں اس داخلہ پر فخر ہے۔

اختتامی اجلاس: نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا۔ اس میں سوئٹزرلینڈ کی قومی اسمبلی کے ایک ممبر شامل ہوئے جنہوں نے اپنے خطاب میں بتایا کہ اس اجلاس میں شرکت میرے لئے اعزاز ہے۔ مَیں مسجد زیورخ جاچکا ہوں۔ وہاں آپ کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا تھا اور مَیں نے اپنے اچھے تاثرات اپنی پارٹی کی میٹنگ میں بھی بیان کئے تھے۔ ہماری پارٹی بھی ایسے ہی خیالات رکھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ انسانیت سب سے اہم ہے۔ جیو اور جینے دو کی پالیسی سب سے اہم ہے۔ انہوں نے آئندہ بھی ایسے جلسوں میں آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے پندرہ سوئس افراد کے نام پڑھے جنہوں نے جلسہ کے سلسلہ میں نیک تمناؤں کا پیغام بھجوایا تھا اور بوجہ گوناگوں مصروفیات کے شرکت نہ کرسکے تھے اور اپنی معذرت کا اظہار کیا تھا۔ اس کے بعد مکرم شمشاد احمد صاحب قمر نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے بتایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی آج تیسرے روز کی حاضری 638 ہے۔ جبکہ سوئٹزرلینڈ جماعت کی کل تعداد تقریباً سات سو ہے۔ اس جلسہ میں جرمنی، اٹلی، برطانیہ اور پاکستان سے بھی آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت کی جن کی تعداد 25 تھی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے مہمانوں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور تمام کارکنان کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ اس کے بعد مکرم شمشاد احمد قمر صاحب نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا 25 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ: شوکت بلوچ۔ سوئٹزرلینڈ)

جماعت احمدیہ قزاقستان کے
پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ قزاقستان کا پہلا جلسہ سالانہ 11-12 اگست بروز ہفتہ اور اتوار جنوبی قازقستان کے ریجنل ہیڈکوارٹر شمکنت کے مشن ہاؤس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سابقہ سوویت یونین کا بھی پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ قریباً ڈیڑھ ماہ قبل جلسہ کی تیاری کا آغاز ہوا۔ احباب جماعت نے دن رات محنت کرکے بروقت تمام انتظامات کو مکمل کیا۔ جلسہ سالانہ کی تمام روایات کی پاسداری کرتے ہوئے مختلف احباب میں ان کے فرائض تقسیم کئے گئے اور دینی و روحانی پروگرام ترتیب دیا گیا۔ 7 اگست کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی آمد شروع ہوئی اور اسی روز سے سرزمین رشیا پر پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کا بابرکت آغاز ہوا۔ اسی روز رات گیارہ بج کر چالیس منٹ پر تقریباً تین ہزار کلومیٹر کا سفر بس اور ٹرین پر طے کرکے روس کی نیم خود مختار ریاست تاتارستان کے دارالحکومت کازان سے تین افراد پر مشتمل ایک وفد جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے پہنچا۔ مختلف ممالک اور شہروں سے مہمانوں کی آمد کا یہ سلسلہ آخری روز کی صبح تک جاری رہا۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز 11 اگست کی صبح ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ سے ہوا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغام کا ترجمہ قازاخ اور رشین زبانوں میں پڑھ کر سنایا گیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب قازقستان نے افتتاحی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ پہلے اجلاس کے مہمان خصوصی میئر شمکنت کے نمائندہ خصوصی تھے۔ جلسہ سالانہ کے کل چار اجلاس ہوئے۔ بعد نماز مغرب و عشاء دلچسپ مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوتا رہا۔ افتتاحی دعا سے قبل تین ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والی چھ سعید روحوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کی سعادت حاصل کی جن میں ایک تاشقند اسلامک یونیورسٹی کے فارغ التحصیل اور سابق امام مسجد بھی ہیں۔ جلسہ سالانہ کا اختتام نہایت عاجزانہ دعا کے ساتھ ہوا۔ اس جلسہ میں 6 ممالک اور 10 اقوام سے تعلق رکھنے والے 145 افراد نے شرکت کی جس میں چند ایک غیر از جماعت اور باقی سب احمدی تھے۔ 6 پاکستانیوں کے علاوہ باقی سب احباب اور اقوام کا تعلق رشین ممالک سے تھا۔ جلسہ سے اگلے روز ایک نوجوان نے وقف زندگی کی درخواست اور ایک جوڑے نے اپنے بچے کو وقف نو میں پیش کرنے کی درخواست حضور انور کی خدمت میں تحریر کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا: "اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری پیشگوئی کہ "مَیں رشیا کے علاقہ میں اپنی جماعت کو ریت کے ذرّوں کی طرح دیکھتا ہوں" کا بھی ایک معمولی سا نظارہ دیکھنے کو ملا۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور وہ وقت دور نہیں جب رشیا میں حقیقتاً احمدی ریت کے ذرّوں کی طرح ہر جگہ نظر آئیں گے۔ (رپورٹ: سید حسن طاہر بخاری۔ مبلغ قزاقستان)

کمشنر آف پولیس شولاپور کی طرف سے خصوصی اعزاز

جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار کے ذریعہ کئے جارہے وتربیتی کاموں اور حب وطن پر مبنی خدمت خلق کی بناء پر ڈپٹی کمشنر آف پولیس (زون) نے مورخہ 18-7-07 کو خاکسار کو شولاپور شہر کی Peace Committee کے عہدہ پر مقرر کرتے ہوئے ممبر شپ کارڈ دیا اور مبارک باد دی۔ اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو جماعت کے حق میں بابرکت کرے۔ آمین (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور)

درخواست دُعا

محترم میر احمد افضل صاحب شکاگو امریکہ کی اہلیہ محترمہ ایک عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں ڈاکٹروں نے گُردے تبدیل کرنے کا مشورہ دیا ہے مگر گردے تبدیل کرنے کے سلسلہ میں بعض مشکلات کا سامنا ہے اِن تمام مشکلات کے اِزالہ اور موصوفہ کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح میری بڑی ہمشیرہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب قادیان قریباً دو تین ماہ سے بعارضہ نسوانی کے بیمار چلی آرہی ہیں یکے بعد دیگرے دو میجر آپریشن ہوچکے ہیں صحت کافی کمزور ہوگئی ہے اور میرے بہنوئی محمود احمد صاحب خود بھی بیمار چلے آرہے ہیں۔

اسی طرح خاکسار کے بہنوئی مکرم سید فروز الدین صاحب کارکن دفتر جائیداد کا اپنڈیکس کا آپریشن ہوا ہے۔ تمام مریضان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (حبیب احمد خادم قادیان)

حالات زندگی

خاکسار اپنے دادا جان مکرم بشیر احمد صاحب خادم مرحوم درویش قادیان کی حالات زندگی شائع کرنا چاہتا ہے مرحوم نے مختلف علاقوں میں گراں قدر تبلیغی و تربیتی خدمات سرانجام دی ہیں۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ مرحوم سے تعلق رکھنے والے اپنے تاثرات و ایمان افروز واقعات تحریر کرکے خاکسار کو بھجوادیں۔ خاکسار آپ کے تعاون کا شکرگذار ہوگا۔ (طیب احمد خادم کارکن نظارت تعلیم قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16686:: میں فضیل احمد ولد یونس احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن پرسونی بھاٹھ ڈاکخانہ دانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3811 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید شکر اللہ　　العبد فضیل احمد　　گواہ ابو القیس

وصیت 16687:: میں محمد مظہر الاسلام ولد محمد سید علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت یکم جنوری 1999ء ساکن سری رام پور ڈاکخانہ گوپی ناتھپور ضلع مرشید آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور حسین　　العبد محمد مظہر الاسلام　　گواہ سید شکر اللہ

وصیت 16688:: میں عزیز احمد خاں ملکانہ ولد مصطفیٰ خان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرمنٹ عمر 72 سال پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ سرور ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-7-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان بمقام صالح نگر اس کے 1/3 میں سے 1/5 کا مالک ہوں قیمت 2000 روپے۔ ایک عدد مویشی خانہ صالح نگر میں ہے جس میں سے 1/5 کا مالک ہوں قیمت 6000 روپے۔ زرعی زمین ساڑھے سات بیگھہ صالح نگر میں ہے جس میں 1/5 کا مالک ہوں قیمت 1,05000 روپے۔ بوقت ریٹائرمنٹ گورنمنٹ کی طرف سے 20100 روپے رقم ملی تھی۔ اس کا بھی حصہ وصیت ادا کرونگا۔ قادیان والا مکان میرے پانچوں بیٹوں کا ہے زمین ایک بیٹے نے خرید کر مکان بنایا ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ 3100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ جولائی ۲۰۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ رشید احمد ملکانہ　　العبد عزیز احمد خان ملکانہ　　گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16693:: میں محمد اطہر حسین معلم ولد محمد اکبر حسین قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد حسن علی　　العبد محمد اطہر حسین　　گواہ سید شکر اللہ مبلغ سلسلہ

وصیت 16694:: میں محمد حسن علی معلم ولد شمسیر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت یکم جولائی 2000ء ساکن نزار بھیٹا ڈاکخانہ نزار بھیٹا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور حسین　　العبد محمد حسن علی　　گواہ سید شکر اللہ

وصیت 16695:: میں شکیل احمد معلم ولد احمد علی قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن رگھوناتھ پور ڈاکخانہ چندن پٹی ضلع دربھنگہ صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اطہر حسین　　العبد محمد شکیل احمد　　گواہ سید شکر اللہ

وصیت 16696:: میں زبیر احمد طاہر ولد پرویز احمد طاہر قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 430 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق　　العبد زبیر احمد طاہر　　گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16697:: میں معین الحق معلم ولد محمد عین الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 2000-1-25 ساکن بھیلینگی ماڑی ڈاکخانہ برتولہ ضلع نلباری صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3310 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور حسین معلم　　العبد محمد معین الحق　　گواہ سید شکر اللہ

وصیت 16698:: میں مبارک احمد راتھر معلم ولد خواجہ عبد الغنی راتھر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت ڈاکخانہ کولگام ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3527 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید شکر اللہ　　العبد مبارک احمد راتھر　　گواہ محمد اطہر حسین

وصیت 16699:: محمد نور العین معلم ولد محمد رمضان مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت یکم جولائی 2001ء ساکن بگھی تولی ٹولہ ڈاکخانہ بیریاں ضلع مغربی چمپارن صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ پانچ دھور زمین ہے جس میں ایک کمرہ ہے موجودہ قیمت 60000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد

پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور حسین　　العبد محمد نور العین معلم　　گواہ سید شکر اللہ

وصیت 16700:: میں غلام ولد محمد صدیقی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن کھر گڑیا ڈاکخانہ ہری پور ضلع کھر گڑیا صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد غلام　　گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 16701:: میں محمد مظہر انصاری ولد محمد امیر الدین انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن ہسری ڈاکخانہ گڑوواتو ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد محمد مظہر انصاری　　گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 16702:: میں سید منور عالم ناصر ولد سید نظام الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازیپور ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ درج ذیل ہے۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائیداد گھر و باڑی ساڑھے تین گھٹ زمین پر ہے۔ جس کے حصہ دار تین بھائی اور دو بہنیں ہیں جس کی مجموعی قیمت تقریباً ڈیڑھ لاکھ ہے۔ جب بھی جائیداد کی تقسیم ہوگی خاکسار اپنا حصہ جائیداد ادا کر دیگا۔ منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد سید منور عالم ناصر　　گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 16703:: میں سید محمد آفاق احمد ولد سید عبد الفہیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن برہ پورہ ڈاکخانہ بھاگل پور ضلع بھاگل پور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی الک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد زملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد سید محمد آفاق احمد　　گواہ محمد مظہر انصاری

وصیت 16704:: میں سید عبد العزیز ولد سید عبد الحمید مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت میرے پاس گھر اور دو بیگھہ زمین ہے جو کہ پانچ بھائیوں میں مشترک ہے۔ جب سارے بھائیوں میں الگ الگ بٹوارہ ہو جائیگا تو انشاء اللہ میں اس جائیداد کی تفصیل اور موجودہ قیمت سے دفتر کو آگاہ کر دونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ زائد آمد از جائیداد 1200 روپئے سالانہ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد سید عبد العزیز　　گواہ سید ہارون رشید

وصیت 16705:: میں تمیز الدین ولد عبد الغفور مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 2000-8-7 ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیٹھا ضلع ویر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس وقت خاکسار کے پاس غیر منقولہ جائیداد کے طور پر دو کٹھ زمین ہے جس کی قیمت لگ بھگ 22000 روپئے ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشترکہ تالاب ہے۔ جس کی قیمت تقریباً پندرہ ہزار ہیں جس کے 1/5 کا حصہ دار خاکسار ہے۔ آئندہ جب حصہ ملے گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد محمد تمیز الدین　　گواہ سید محمد آفاق احمد

وصیت 16706:: میں محمد مہر چاند علی ولد محمد بہشت اللہ علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 01-8-01 ساکن قیلہ بوری ڈاکخانہ قیلہ بوری ضلع نلباڑی صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد محمد مہر چاند علی　　گواہ سید محمد آفاق

وصیت 16707:: میں علی رضا انصاری ولد فرزان میاں انصاری قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن مادھوری جبری ڈاکخانہ کلیہ ضلع بارہ صوبہ نیپال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ ہارون رشید　　العبد علی رضا انصاری　　گواہ سید آفتاب احمد

وصیت 16708:: میں بشارت احمد امروہی ولد مبارک احمد امروہی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 1981ء ساکن بساون گنج ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-7-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید آفتاب احمد　　العبد بشارت احمد امروہی　　گواہ شیخ ہارون رشید

شراب نوش عورتوں کی اولاد جھگڑالو اور شیطان ہوتی ہے

شراب نوشی محض حاملہ عورتوں کیلئے ہی نہیں بلکہ ان کی ہونے والی اولاد کیلئے بھی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔امریکہ میں ہوئے ایک مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حمل کے دوران عورتوں کی طرف سے شراب نوشی کرنے سے ان کی اولاد جھگڑالو ہوتی ہے۔انڈیانہ یونیورسٹی کے پروفیسر اور اس مطالعہ کے چیف ریسرچ سکالر میرن ڈی رونو فریو نے کہا ہم یہ تو نہیں جانتے کہ حمل کی حالت میں کتنی مقدار میں شراب کا استعمال محفوظ ہو سکتا ہے لیکن موصول ثبوتوں سے واضح ہے کہ اس حالت میں شراب چھوڑنا ہی بہتر ہوگا۔ریسرچ سکالروں نے حمل کی حالت میں شراب نوشی کرنے والی عورتوں کے 4 سے 11 سال کی عمر کے 8600 بچوں میں پایا کہ وہ نارمل بچوں کے مقابلہ میں زیادہ جھگڑالو، مار پیٹ کرنے اور دھونس دکھانے والے تھے۔ (''ہند سماچار'' جالندھر 8.4.07)

پاکستان میں ایمرجنسی کے بعد وارداتوں میں اضافہ

پاکستان میں ایمرجنسی نافذ ہونے کے ۵ دنوں میں شہری لاکھوں کی نقدی اور قیمتی سامان سے محروم ہو گئے۔اس دوران شہریوں سے کروڑوں روپے کا سونا اور لاکھوں روپے کی نقدی، قیمتی سامان سمیت بینک پیٹرول اور پوسٹ آفس لوٹ لئے گئے۔شاہ فیصل کالونی میں پارس جیولرس سے ساٹھ ہزار کا سونا لوٹ لیا گیا۔ناظم آباد نجی بینک سے مسلح افراد نے نو لاکھ کی نقدی لوٹی۔ایک شخص محمد شمیم سے تیس لاکھ کا سونا اور نقدی لوٹ لی گئی۔

(اخبار ''انقلاب'' ممبئی ۱۰ نومبر ۲۰۰۷ء)

مچھلی
دل کے دورے کو دور کرتی ہے

مچھلی کے مناسب استعمال سے دل کا دورہ پڑنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ایتھنز کے تحقیق کاروں نے ۸۴۸ ایسے مریض، جن کو دل کی تکلیف رہ چکی تھی اور اسی طرح ۱۰۷۸ ایسے مریض، جن کو دل کی تکلیف کبھی نہیں تھی، پر مچھلی کے استعمال کا تجربہ کیا۔نتائج کے مطابق مچھلی کے استعمال سے ۳۳ فیصد دل کے دورے کے امکانات کم ہو گئے اور ایک تحقیق کے مطابق ایسے مریض جو سگریٹ نوشی کرتے تھے ان میں ۱۱ فیصد امکانات کم ہوئے اور ذیابیطس کے مریضوں میں اس بیماری کے ۲۴ فیصد کم ہو گئے۔یہ فوائد صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ ایک ہفتہ کے دوران ۱۵۰ گرام سے کم مچھلی استعمال کی جائے۔

تیل کی قیمت میں لگاتار اضافہ

عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان برقرار ہے۔نیویارک میں خام تیل کی قیمتوں میں ۸۲ سینٹ کا اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ دسمبر کے لئے سودے ۹۴.۸۰ ڈالر فی بیرل میں طے پائے۔تیل ڈیلر کے مطابق امریکہ میں خام تیل کے ذخائر میں کمی اور ایندھن کی سپلائی میں مسائل کی وجہ سے قیمتوں میں گزشتہ ۲ ماہ سے تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا ہے۔گزشتہ دنوں تیل کی قیمت ۹۶.۲۴ ڈالر فی بیرل پہنچ گئی تھی۔سال کے آخر تک تیل کی قیمت ۱۰۰ ڈالر فی بیرل تک پہنچنے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔اوپیک کی طرف سے تیل کی پیداوار میں اضافے کیلئے اگر فوری اقدامات نہ کئے گئے تو صورتحال مستقبل میں زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے۔

سبزیوں کا استعمال
شریانوں میں چکنائی جمع نہیں ہونے دیتا

سائنسی محققین کا کہنا ہے کہ سبزیاں کھانے سے شریانوں میں چکنائی جمع ہونے میں کمی واقع ہوتی ہے۔تجربے کے دوران جن چوہوں کو گاجر اور مٹر جیسی سبزیاں کھلائی گئیں ان کی شریانوں میں چکنائی کی مقدار ۳۸ فیصد کم پائی گئی۔سبزیاں کھانے سے نہ صرف ان کے کولیسٹرول میں بلکہ وزن میں بھی نمایاں کمی واقع ہوئی۔تحقیق کاروں کا کہنا ہے کہ سبزیوں کے استعمال سے ایتھیر سکلیروسس (شریانوں کا چکنائی کے باعث بند ہو جانا) کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے جب کہ یہ بات آج سے پہلے واضح نہیں تھی۔

ہماری تاریخ:

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز

۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکہ نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی تھی۔

امریکہ میں انگریزوں کی آبادکاری کا کام سترہویں صدی کے اوائل سے شروع ہوا تھا اور آہستہ آہستہ انگریزوں کی آبادیاں پورے امریکہ میں پھیل گئیں اور امریکہ کے طول و عرض میں متعدد ریاستیں قائم ہو گئیں۔پھر ایک زمانہ وہ بھی آیا جب امریکہ میں انگلستان کے ساتھ آئندہ تعلقات کے مسئلے پر دو بڑے طبقے وجود میں آ گئے۔ایک طرف سیموئیل ایڈمز اور جان ہنکاک جیسے انتہا پسند تھے جو امریکہ کی آزادی کے خواہاں تھے اور دوسری طرف جارج واشنگٹن، بنجمن فرینکلن اور تامس جیفرسن تھے جو برطانیہ سے وفاداری پر ثابت قدم تھے اور علیحدگی و آزادی کے خیال کو ناپسندیدہ سمجھتے تھے۔

اس سلسلے میں تامس پین کے ایک پمفلٹ ''کامن سینس'' کی اشاعت نے فیصلہ کن کردار ادا کیا اور آزادی کے مخالفین بھی آزادی کے ہمنوا ہو گئے۔ ۱۰ جون ۱۷۷۶ء کو اس امر پر اتفاق ہو گیا کہ تین ہفتے بعد آخری فیصلے کے لئے ووٹ لئے جائیں۔اس زمانے میں جیفرسن، ایڈمز اور فرینکلن نے بڑا کام کیا اور ان ہی کی کاوشوں کے نتیجے میں ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو تیرہ کی تیرہ ریاستوں نے امریکہ کے اعلان آزادی پر دستخط کر دیئے۔

آزادی کے کوئی تیرہ برس بعد ۱۷۸۷ء میں امریکہ کا آئین منظور کیا گیا۔اس آئین کے تحت ۱۷۸۹ء میں امریکہ کے پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے جس میں جارج واشنگٹن امریکہ کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

امریکہ کی آزادی کے بعد آہستہ آہستہ ریاستوں کی تعداد بھی بڑھنے لگی۔اس وقت پچاس ریاستیں امریکہ کے وفاق میں شامل ہیں اور واشنگٹن (ڈی سی) ملک کا صدر مقام ہے۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کا پیغام تو بیسویں صدی کے آغاز میں پہنچ چکا تھا۔۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر ڈوئی ہلاک ہوا۔مگر باقاعدہ مشن ۱۹۲۰ء میں قائم ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ، جو اس وقت انگلستان میں تھے، کو امریکہ چلے جانے کا حکم صادر فرمایا۔آپ ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء کو انگلستان کی بندرگاہ لورپول سے روانہ ہوئے اور ۱۵ فروری ۱۹۲۰ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے۔لیکن شہر کے اندر داخل نہ ہو سکے کیونکہ راہداری کے انسپکٹر نے کئی گھنٹے کی پوچھ گچھ کے بعد صرف اس وجہ سے کہ آپ ایک ایسے مذہب کے داعی و مربی تھے جو تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی اور فیصلہ کیا کہ آپ جس جہاز میں آئے ہیں اسی میں واپس چلے جائیں۔حضرت مفتی صاحبؓ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔اپیل کے فیصلہ تک آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں بند کر دیا گیا جس سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی۔مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا جبکہ کھانا کھلایا جاتا تھا۔

اس مکان میں کچھ یورپین بھی نظر بند تھے جو عموماً نوجوان تھے اور پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت تک کے لئے یہاں نظر بند کر دیئے گئے تھے جب تک حکام کی طرف سے ان کے متعلق کوئی فیصلہ ہو۔یہ لوگ حضرت مفتی صاحب کا بڑا ادب کرتے تھے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے ان کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ بھی انہوں نے بنا دی تھی اور برابر خدمت کرتے رہتے تھے۔حضرت مفتی صاحب نے موقع سے فائدہ اٹھا کر ان نوجوانوں ہی کو دعوت الی اللہ کرنا شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو ماہ کے اندر پندرہ آدمی اسی مکان میں احمدی ہو گئے۔

اِدھر یہ صورت ہوئی اور اُدھر آپ کی شہرت کا غیبی سامان یہ ہوا کہ امریکن پریس نے آپ کی آمد اور ملک میں داخلے کی ممانعت کا بہت چرچا کیا اور بعض مشہور ملکی اخبارات مثلاً، فلاڈلفیا ریکارڈ، پبلک ریکارڈ، نارتھ امریکن بلیٹن، ایوننگ بلیٹن، پبلک لیجر، دی پریس، نے نہ صرف آپ کی آمد کے بارے میں خبر دی بلکہ جماعت احمدیہ کے حالات بھی شائع کئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ہم امریکہ کے اردگرد علاقوں میں دعوت الی اللہ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا۔''

آخر شروع مئی ۱۹۲۰ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحب سے پابندی اٹھالی گئی جس کی فوری وجہ یہ ہوئی کہ حضرت مفتی صاحب کی دعوت الی اللہ سے کئی انگریزوں کے مسلمان ہونے کی خبر جب متعلقہ محکمہ کے افسر کو پہنچی تو وہ بہت گھبرایا اور سوچنے لگا کہ اس طرح تو یہ آہستہ آہستہ سارے نظر بند نوجوانوں کو احمدی کر لیں گے اور جب شہر کے پادری صاحبان کو اس کا علم ہوگا تو وہ سخت ناراض ہوں گے اور شہر کی پبلک میرے خلاف ہو جائے گی اس پر اس نے اعلیٰ افسروں کو تار دیئے کہ جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو ہندوستانی مشنری کو اندرون ملک میں داخلے کی اجازت دے دی جائے۔چنانچہ حکام نے بھی آپ کو امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کر دیا اور حضرت مفتی صاحب نے نیویارک میں داخل ہو کر ایک مکان کا حصہ لیکچروں اور دفتر کے لئے کرایہ پر لے کر دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا اور سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے لگیں۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴، صفحہ ۲۵۰)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

Vol. 56 | Thursday | 13th December 2007 | Issue No. 50

پاکستان کی لال مسجد جو تحریک ختم نبوّت کا مرکز بھی تھی

(دوست محمد شاہد۔مؤرخ احمدیت)

❁ ''شاہنامہ اسلام'' کے مؤلف شہیر جناب حفیظ جالندھری کا مشہور شعر ہے ۔

بہشت میں بھی مِلا ہے مجھے عذاب شدید — یہاں بھی مولوی صاحب ہیں میرے ہمسائے

اس ''عذاب شدید'' کی وضاحت شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال نے کمال بلاغت و فصاحت سے اس مصرعہ میں فرمادی ہے: دین مُلّا فی سبیل اللہ فساد۔

علامہ اقبال کے اس نظریہ کی حقانیت پر لال مسجد کا سانحہ ہمیشہ منہ بولتا نشان رہے گا۔

❁ روزنامہ ''خبریں'' کراچی، اپنی 11/جولائی 2007ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

لال مسجد ایوب خان نے تعمیر کرائی، مفتی محمود کے شاگرد مولانا عبداللہ کو خطیب مقرر کیا۔

60 کے عشرے میں دو کنال پلاٹ پر بننے والی مسجد تحریک ختم نبوت کے وقت جلسے جلوسوں کا مرکز بن گئی۔

جامعہ حفصہ کا قیام 1992ء میں عمل میں آیا۔اس وقت 100 طلبہ تھے اب یہ تعداد ساڑھے پانچ ہزار سے زیادہ تھی۔

اسلام آباد (یاسر ملک سے): وفاقی دارالحکومت کی سب سے زیادہ شہرت پانے والی لال مسجد آبپارہ مارکیٹ کے قریب دو کنال کے منظور شدہ پلاٹ پر ایوب خان کے دور میں تعمیر کی گئی تھی۔

''60ء کے عشرہ میں ڈیرہ غازیخان قاسم العلوم میں داخل کروادیا گیا۔اس کے بعد عالم فاضل کی تعلیم کے لئے وہ کراچی چلے گئے جہاں سے مدرسہ بنوری ٹاؤن سے انہوں نے 1957ء میں یہ اعلیٰ ترین مذہبی ڈگری حاصل کی۔تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا عبداللہ نو سال تک کراچی کی مختلف مساجد میں امامت کرتے رہے۔جب دارالخلافہ اسلام آباد منتقل ہوا تو یہاں کی پہلی مرکزی جامعہ مسجد کے لئے صدر ایوب خان نے اس وقت کے مولانا محمد یوسف کی سفارش پر مولانا عبداللہ کو G-6/4 کی اس جامع مسجد کا خطیب مقرر کیا۔اس وقت اسلام آباد کی کل آبادی اس جامعہ مسجد کے قرب و جوار میں مقیم تھی اور شہر کے اکابرین اسی مسجد میں آتے جاتے تھے۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مولانا عبداللہ نے اپنے مداحوں کا ایک حلقہ بنالیا جس میں افسر شاہی کے ارکان بھی تھے اور سیاستدان بھی۔سیاسی افق پر مولانا عبداللہ اور ان کی لال مسجد تحریک ختم نبوت کے وقت نمودار ہوئی جب یہ مسجد اسلام آباد میں ہونے والی ختم نبوت تحریک کے جلسوں اور جلوسوں کا مرکز بن گئی۔تحریک کے روحِ رواں مفتی محمود مولانا کے استاد تھے۔اس تحریک کے دوران یہ تعلق سیاسی نوعیت اختیار کر گیا اور آنے والے دنوں میں ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف سیاسی تحریک میں بھی لال مسجد نے اہم کردار ادا کیا۔ضیاء الحق اپنے اسلامی لبادے کے ساتھ برسراقتدار آئے تو مولانا عبداللہ کی بھی ان سے خاص قربت رہی''۔

''مولانا عبداللہ اسلام آباد میں کافی اثر رسوخ رکھنے والی شخصیت تھے۔انہوں نے 1973ء میں لال مسجد میں درس کا آغاز کیا جسے بعد میں جامعہ فریدیہ کے نام سے E-7 منتقل کر دیا گیا۔مولانا نے 1992ء میں طالبات کے لئے ایک کینال جگہ پر جامعہ سیدہ حفصہ تعمیر کیا۔مولانا عبداللہ 1998ء کے آغاز میں افغانستان گئے جہاں ان کی ملاقات اسامہ اور مُلّا عمر سے ہوئی۔مولانا عبداللہ نے اسلام آباد واپس آکر ایک بہت بڑا مظاہرہ کیا اور ملک میں اسلامی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا لیکن 17/اکتوبر 1998ء کو مولانا عبداللہ کو لال مسجد کے صحن میں فائرنگ کرکے ایک شخص نے شدید زخمی کر دیا اور وہ ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں وفات پا گئے ۔مولانا عبداللہ کے بعد حکومت نے ان کے بڑے بیٹے مولانا عبدالعزیز کو مسجد کا خطیب اور چھوٹے بیٹے عبدالرشید کو نائب خطیب بنادیا''۔ (روزنامہ "خبریں" کراچی، 11/جولائی 2007، صفحہ 1 و 4)

❁ اس تعلق میں پاکستان کے ایک دانشور اور ادیب جناب محمد بلال غوری کا بیان ہے کہ:

''ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو مولانا مفتی محمود کے شاگرد ہونے کے ناطے مولانا عبداللہ نے اس میں بھرپور حصہ لیا اور لال مسجد، اسلام آباد میں ہونے والے مظاہروں کا ہیڈکوارٹر بن گئی۔یوں راجن پور کے پسماندہ علاقے سے اسلام آباد پہنچنے والے مولانا عبداللہ پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے۔ضیاء الحق برسراقتدار آئے تو انہوں نے مذہبی میلان کے باعث بہت سے مولانا حضرات کو اپنا گرویدہ بنالیا جن میں مولانا عبداللہ بھی شامل تھے۔اسی دور میں دی گئی ڈھیل کے باعث لال مسجد سرکاری اراضی پر پھیلتی گئی اور جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کے نام سے دو مدارس تعمیر ہوگئے۔ (روزنامہ ''خبریں'' کراچی، 02/جولائی 2007ء صفحہ 8)

❁ خطیب لال مسجد اسلام آباد مولوی محمد عبداللہ کا واضح بیان ہے کہ:

''واقعہ ربوہ اسٹیشن کے بعد تحریک جب پورے ملک میں چلنے لگی تو اسلام آباد میں بھی بلا اختلاف باری باری مساجد میں جلسے روزانہ شروع ہوگئے۔آج میری مسجد میں جلسہ تو کل کسی بریلوی کی مسجد میں جلسہ۔پھر کبھی مسجد اہل حدیث میں جلسہ۔اس طرح ہم نے اس مسئلہ کو خوب چلایا۔اکابرین بھی پنڈی، اسلام آباد میں آکر ٹھہرے رہے کیونکہ اسمبلی میں بحث جاری تھی۔دلائل، تیاری و پالیسی و حکمت عملی، ب اکابرین نے طے کرنا تھیں۔ایک بڑا جلسہ جس میں علامہ سید محمد یوسف بنوری...... امیر مجلس نے تقریر کی۔وہ میری مسجد میں ہوا......۔ہم اوقاف کے خطباء نے سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا......۔مَیں نے کل پانچ دفعہ جیل کاٹی''۔

(تحریک ختم نبوت حصہ سوم۔صفحہ 792-793 از اللہ وسایا۔ناشر مجلس تحفظ ختم نبوت۔اشاعت جون 1995ء)

❁ جہاں تک فرعون وقت، ضیاء الحق کے دور کا تعلق ہے یہ مُلّا اس کا دست و بازو تھا اور اس کی کمیٹی نمبر 1 ''تنفیذ شریعت اسلامی'' کے چوٹی کے ممبروں میں شمار ہوتا تھا۔(ملاحظہ ہو ''دوسرے کل پاکستان علماء کنونشن منعقدہ اسلام آباد۔4-5 جنوری 1984ء شائع کردہ وزارت امور مذہبی حکومت پاکستان اسلام آباد صفحہ 189 نمبر 6)

لال مسجد پر مولانا عبداللہ خاندان کی 41 سالہ خطابت کا دور ختم

مندرجہ بالا عنوان کے تحت روزنامہ جنگ 11/جولائی 2007ء صفحہ 9 پر شائع شدہ عبرتناک خبر:

اسلام آباد (این این آئی): لال مسجد کے خطیب مولانا عبدالعزیز کی گرفتاری اور نائب خطیب مولانا عبدالرشید غازی کی ہلاکت کے بعد لال مسجد پر مولانا عبداللہ خاندان کے 41 سالہ خطابت و امام کے دور کا خاتمہ ہوگیا۔لال مسجد کی تعمیر 1966ء میں ہوئی۔جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے درس نظامی کی تعمیل مکمل کرنے والے راجن پور کے مولانا عبداللہ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد یوسف بنوری کی خواہش پر اسلام آباد آئے اور لال مسجد میں امامت اور خطابت شروع کی۔17/اکتوبر 1998ء کو انہیں نامعلوم افراد نے پراسرار حالات میں ان کی رہائشگاہ پر گولیاں مار کر قتل کر دیا''۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ انگلستان 1986ء کے موقع پر اپنے پر معارف کلام میں قبل از وقت پیشگوئی فرمادی تھی ۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے — خدا اڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا
کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر — نشان فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

لال مسجد میں ہتھیاروں کا معمّہ کھل گیا

لال مسجد میں جدید اسلحہ کہاں سے سمگل ہوا؟ یہ معمہ بھی حل ہوگیا ہے۔چنانچہ سراغرسانوں کی تحقیق کے مطابق یہ سب مہلک ہتھیار افغانستان سے درآمد کئے گئے جس کی نسبت حضرت مہدی زماںؑ 1903ء میں فرما چکے ہیں:

''اے کابل کی زمین تُو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔اے بدقسمت زمین تُو خدا کی نظر سے گر گئی۔تُو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے''۔ (تذکرۃ الشہادتین۔اردو۔نومبر 1903ء قادیان صفحہ 7)

❁ پاکستان کے قدیم ترین انگریزی اخبار ڈان کے نامہ نگار خصوصی جناب شیر باز خان صاحب نے 14/جولائی 2007ء کے اخبار میں اسلحہ کی پُراسرار کہانی بیان کی ہے۔

❁ اسی طرح پاکستان کے اردو پریس نے مصدّقہ ذرائع کی بنا پر حسب ذیل تفصیل شائع کی ہے:

''مصدقہ ذرائع سے ملنے والی معلومات کے مطابق غازی برادران جن کا تعلق راجن پور کی تحصیل روجھان سے ہے ان کا رابطہ حاصل پور کے اسلحہ کے معروف ڈیلر اللہ ڈیوایا لاشاری سے تھا۔اللہ ڈیوایا اغواء برائے تاوان، قتل کی متعدد وارداتوں کے اشتہاری مجرم اکبر لاشاری کا قریبی رشتہ دار ہے جو چند سال قبل ہوا تھا۔ذرائع کے مطابق یہ رابطہ سلوانڑی قبیلے سے تعلق رکھنے والے روجھان کے ایک رہائشی جو کہ بارڈر ملٹری پولیس میں دفعہ دار ہیں اور غازی برادران کے رشتہ دار ہیں کی معرفت ہوا۔اور پھر غازی برادران اس رابطہ کے ذریعے اسلحہ کے مزید ڈیلروں کٹو ولد نواب، غلام قادر اور فاروق عثمان سے بھی متعارف ہوگئے ۔یہ تمام ڈیلر تواتر کے ساتھ ''لوڈر ڈالوں'' اور نئی گاڑیوں کی ڈگیوں میں اسلحہ رکھ کر اسلام آباد لے جاتے رہے۔واضح رہے کہ پنجاب بھر میں جو ناجائز اسلحہ آتا ہے وہ پہلے افغانستان کے راستے ڈیرہ بگٹی میں آتا ہے جہاں سے چھوٹے ڈیلر اس کی ترسیل کرتے ہیں۔کلاشنکوف جو روس اور چین کی بنی ہوئی ہیں ان کی قیمت 25 سے 40 ہزار روپے تک ہے جبکہ جدید آٹومیٹک پستول 5 سے 8 ہزار روپے میں دستیاب ہے۔چھوٹے ڈیلر جنہیں ''کھپی'' بھی کہا جاتا ہے ڈیرہ بگٹی سے اونٹوں اور گدھوں کے ذریعہ کوہ سلیمان کے پہاڑی راستوں سے اسلحہ کی جتنی بھی بڑی کھیپ ہوا سے پنجاب میں لانے کے لئے تین سے پانچ ہزار روپے لیتے ہیں اور یہ اسلحہ گدھوں، خچروں اور اونٹوں کی مدد سے راجن پور تک پہنچادیتے ہیں۔راجن پور کے قصبے فاضل پور کے نواحی علاقہ جات اس کے سب سے بڑے مراکز ہیں اور یہاں سے اسلحہ دریائی راستوں سے شہری علاقوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ڈیرہ بگٹی سے زیادہ تر اسلحہ بدنام زمانہ ڈاکو مرید انکانی کے ذریعہ آرہا ہے جس نے آگے سَب ڈیلر رکھے ہوئے ہیں۔راکٹ لانچرز جو آج سے تین چار سال قبل 70 ہزار روپے تک آتا تھا آج کل افغان جنگ میں اسلحہ کی فراوانی کی وجہ سے بہت سستا ہو گیا ہے۔نئے پیکج کے تحت چھ راکٹ لانچر بمعہ گولے پورا سیٹ صرف 40 ہزار روپے میں دستیاب ہیں۔پانچ ہزار روپے پہنچانے والا لیتا ہے۔یوں ضلع راجن پور کے کسی بھی علاقہ میں 45 ہزار روپے خرچ کرکے چھ راکٹ لانچر بمعہ گولے منگوائے جاسکتے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بارڈر ملٹری پولیس کے بعض افسر بھی اسلحہ کی ترسیل میں معاونت کرتے ہیں۔یاد رہے کہ جب پچھلے دنوں ڈیرہ بگٹی میں بلوچ لبریشن آرمی کے خلاف آپریشن جاری تھا تو اس دوران بھی حساس اداروں نے بارڈر ملٹری پولیس کے کچھ افسروں کو حراست میں لیا جن پر الزام تھا کہ وہ باغیوں کو اسلحہ سپلائی کرتے ہیں۔ذرائع کے مطابق غازی برادران نے گزشتہ چھ ماہ کے دوران بلوچستان کے علاقہ ''یارو'' سے ڈیرہ غازیخان کے علاقہ سخی سرور کے راستے کلاشنکوفوں کی گولیوں کی متعدد پیٹیاں منگوائی تھیں۔یہ تمام گولیاں بلوچستان سے ٹماٹر لانے والے ڈالوں میں لوڈ کر کے اسلام آباد تک پہنچائی گئیں اور پولیس کی چیک پوسٹیں اسلام آباد تک پہنچنے والے اسلحہ کی ایک گولی بھی نہ پکڑ سکیں'' (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲/نومبر ۲۰۰۷ء)

❁❁❁